

لکھنؤ تامیر حیات

پندرہ روزہ

مکمل اعتماد

مقصد خواہ کتنا ہی رفع ہو، عقیدہ خواہ کتنا ہی مصبوط ہو، جذبہ چاہے جتنا بھی طاقتور ہو، اگر اس کے راست پر (جو اس مقصود کے حصول کے لئے ہم نے اختیار کیا ہے) ہم کو پورا بھروسہ نہیں، ہم پورے اعتماد و یقین کے ساتھ اسکی راہت نہیں دے رہے ہیں، ہمارے لمحہ میں وہ بے خوبی یادہ استحکام نہیں ہے جو کسی مشاہدہ یا مشاہدہ کے درجہ والے یقین یا اپنے مسئلہ تجربہ کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے، تو ہماری یہ دعوت کبھی زیادہ وسعت اختیار نہیں کر سکتی۔ لیکن طریقہ کار، مسلک اور طرز فکر پر یہ یقین تعصب کے ہر شابہ، انتہا پسندی، مبالغہ آرائی یا ساخت گیری کے ہر اثر سے پاک ہونا چاہیے، اس کا رخ تعمیری ہونا چاہئے، نہ کہ تحریکی، ثابت، نہ کہ منفی، مصالحانہ نہ کہ جارحانہ، اجتماعیت کی روح کے ساتھ، نہ کہ انفرادی پسندی یا خود پسندی کے جذبے کے ساتھ۔ اگر چلنے والوں کو اپنے راستے کی سمت اور صحت کا یقین نہیں ہے تو اس کا سب سے بہتر انتہا یہ نکلے گا کہ وہ ان لوگوں کے نعروں اور ان تحریکوں اور دعوتوں کا شکار آسانی کے ساتھ ہو جائیں گے جو اپنی راہ و منزل پرستیا زیادہ یقین رکھتی ہیں۔

RS. 12/- فی شمارہ

سالانہ زرعابون - 250/-

۱۰ روپیہ ۲۰۰/-

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009 TO 2011
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 47 Issue No. 2

Mobile: 09415786548

Fortnightly

TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off.: 0522-2740406
Fax: 0522-2741221
E-mail: hadwali@vsnlcharmed.in
25-November, 2009

Mohd. Akram
Jewellers

Near Odeon Cinema, Lucknow

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جوپلرس

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔۳

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
268845

Shop: 9415002532
2413736
1958875

دنے چادری کی دنیا میں ۵۷ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی الدین جوپلر سس
ہلال پشاوری
کریم جمال کے سامنے ایمن آباد لکھنؤ پروپریٹر: محمد اسلام

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhalia Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph. 0522-2614685

Editor Shamsul Haq Nadwi Printed & Published by Athar Husain
on behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad Lko. Ph. 0522-2614685

لکھنؤ کے سارے
مکانات

قبا اونگ

مینو پیچرس

ٹیکر اونگ
فکر اونگ
لان اونگ
ڈیموڈینٹ

سل کراسٹ گوری بازار سروجس بکر کامپور روڈ لکھنؤ

Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم شہر و معروف محلے سے تیار کردہ

خوشبو دار اعلیٰ یات

روخنیات، عرقیات، کارپیکیم، کارپیکم، فرم، فرم، فرم، فرم،
فلور پلٹ، بون، بون، بون، بون، بون، بون،
عوقی کیڑو، بکری، بکری، بکری، بکری،
لیکھنؤ کیلی، لیکھنؤ کیلی،

یکم جنریٹ اکریویٹ کامپنی

اظہار سن پرفیو مرس

ایکی ایک پوکی

مردوں کے تھیکانے

PIZHARSON PERFUMERS
H.Q. HAJI QADIR CHOWK, LUCKNOW
Tel: 0522-2614685 / 2614686 / 2614687
Branch: C-5 Jaspur Market, Hazarpur
Lucknow-226001 UP INDIA Cell: 9415754123
E-mail: info@pizharsonperfumers.com

جدید و لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنے پیلیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

**GEHNA
PALACE**

Whenever you see
Jewellery
Think of us

حاجی عبدالبروف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

تَعْمِيرِ حَيَاتٍ

جلد نمبر ۳۳
شمارہ نمبر ۳

۱۰ دسمبر ۲۰۰۹ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا محدث درانی حنفی تدوینی

(ناظیر عالم دہونہ احشامنا لکھنؤ)

پروفیسر صاحب احمد صدیقی

(معتمد نالہ دہونہ احشامنا لکھنؤ)

زید نگرانی

مولانا محدث حمزہ حنفی تدوینی

(ناظیر عالم دہونہ احشامنا لکھنؤ)

مدیر مسول

مشیح الحنفی تدوینی

نائب مدیر

محمد حسن حنفی تدوینی

جلس مشاورت

مولانا عبد اللہ حنفی تدوینی

مولانا محمد خالد تدوینی غازی پوری

• امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرعاعون ۲۵۰ء فی شمارہ ۱۲۰

ایشیائی، بوری، افریقی، وامریکی ممالک کے لئے ر. ۵۵۰ اڑ

ڈرافٹ تحریر حیات کیام سے ہائی اور فتح تحریر حیات ندوی الحمد، لکھنؤ کے پیغمبر وادی، پیغمبر سے تینی چالے والی قابل تبول نہ ہوگی۔ اس میں اولاد کا تھان ہوتا ہے۔ براءہ مس کا خیال رکھن۔

ترسلی ز راوی خلیل و کتابت کا پتہ

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7

E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

محضیون نگاری رائے سے ادارہ کا حقنہ ہونا ضروری ہیں ہے

اپ کا خوبی بخوبی کیا جائے اور کام کی کام کیا جائے۔ لہذا احمدی زقدان ادمیل کریں اور

لیں اور اپنے پانیہ اور بھروسہ دیں، اگر ہم یادوں بستہ رہتے تو ہم کا ایسا کہاں کریں گے (بیوی ہوں)

پڑھو لشکر مہمین نے آزاد پر شکن پریس، نظریہ آزاد، لکھنؤ میں طبع کر کے دفتر تحریریات

بلکہ حماقت و تشریفات ٹکوں مارک، بادشاہ غنیم لکھنؤ سے شائع کیا۔

اس شماں میں

- | | | |
|----|--|---|
| ۱ | شعر و ادب | در اندس پا حاضر ہو کے ... |
| ۲ | محمد و معاشر اللہ تسلیم مر جوہ | اداریہ |
| ۳ | مشیح الحنفی تدوینی | مشیح الحنفی تدوینی |
| ۴ | مولانا عبد اللہ عیسیٰ ندوی | دوشن چواع |
| ۵ | مولانا عبد اللہ عیسیٰ ندوی | عملی زندگی میں روشنی کے بیان |
| ۶ | لا فحص عمل | دعوت ایمان اور بیام انسانیت |
| ۷ | فکر معاصر | حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی ندوی |
| ۸ | امت مسلم تمام سازشوں کے خلاف۔ شیخ عبدالعزیز آل شیخ | حضرت مولانا اسیاد ابو الحسن علی حنفی ندوی |
| ۹ | مولانا عبدالرحمن گجرائی ندوی | تاریخ اسلام |
| ۱۰ | مولانا عبدالرحمن گجرائی ندوی | خواتین اسلام |
| ۱۱ | ایو ہٹس ندوی | ماہ حرام |
| ۱۲ | یوم عاشوراء | یادوں کے چواع |
| ۱۳ | ڈاکٹر عبداللہ حیدر آبادی سرجم | ڈاکٹر عبد الرحمن حیدر آبادی سرجم |
| ۱۴ | فقہ و فتنوی | سوال و جواب |
| ۱۵ | مشیح حضرت عالم ندوی | کتاب ہدایت کی روشن |
| ۱۶ | خالد فضل ندوی | قرابت داروں کے حقوق |
| ۱۷ | محمد جادید اختر ندوی | خبر و نظر |
| ۱۸ | مر ج. ج. | تعارف و تبصرہ |
| ۱۹ | فصل احمد بھٹکی ندوی | رسید کتب |
| ۲۰ | ایک دن بجا پور میں | سیر و سیاحت |
| ۲۱ | دو داد سفر | عازی پور کا ایک سفر |
| ۲۲ | محمود حسن حنفی ندوی | |

در اقدس پہ حاضر ہو کے منہ کو موڑ لوں کیسے

محمد و مہاتم اللہ تینیم مر جوہد

مٹ نہیں سکتا کبھی مرد مسلمان کہے.....

مش محق ندوی

عام طور پر لوگ مسلمانوں کی بے راہ روی، دین سے دوری و ناقدری اور آخرت سے بے گلگی کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس پر افسوس و غم کا انجھا کرتے ہیں، لکھنے والے لکھتے بھی ہیں اور بولنے والے اپنی تقریروں میں اس کا ذکر بھی کرتے ہیں، صورت حال پچھائی ہی نظر آتی ہے اور یہ صرف امت مسلم کا احتیاز رہا ہے کہ وہ دین کے احکام و شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے اپنے لوگوں کا بھی اختاب کرتی آئی ہے اسی وجہ سے دین اسلام آج بھی موجود ہے، قیامت تک موجود ہے گا اور عملی صورت میں موجود ہے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

مسلمانوں کے عوامی حالات کچھ یا ہی ہیں جو لکھتے اور بیان کئے جاتے ہیں، دور حاضر کے حیاؤ اور اسلام کی شبیہ بگاڑنے والے میڈیا کے پروپیگنڈا کا بھی اس میں برا دخل ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ اس کے ملک اشراف بربر معاشروں میں بڑھتے جا رہے ہیں۔

لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ مسلمانوں میں اللہ کے ایسے بندوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو جمومناد شان سر کھتی ہو اور اسلام کی عملی ٹھیک بہبیت ہو، اللہ کے ایسے بندوں کی کمی نہیں جو اپنے عمل و کردار سے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوں اور اسلام کی ترقی کے لیے گلر مند نہ ہوں اور دنیا ان سے خالی ہو جکی ہو اگر ایسا ہو تو اس وقت دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جس دھنائی و بے با کی کے ساتھ دین اور اہل دین کا نماق اڑایا جا رہا ہے بلکہ ان پر مختلف بہانوں سے ظلم کے پھاڑ توڑے جا رہے ہیں مالک کائنات جو عزیز بھی ہے اور جبار و قہار بھی، اس کا جلال کبریائی اس عالم کو ایک آن میں منا کر کر دھا۔

آج کے اخلاق سوز اور ضمیر فرش طوفانی دور میں بھی ایسے مومنین صادقین موجود ہیں جو اپنے حسن عمل و کردار کے ساتھ مالک دو جہاں کے سامنے راتوں کو ہٹھ کر دتے، گزراتے اور ملت کی اصلاح کے لیے بے گل رہتے ہیں اور نیکیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے میں کوتاہی نہیں کرتے، ہمی طرح محکم اللہ کی رضا جوئی کے لیے دینی علوم کو پڑھانے اور تربیت کرنے والے بھی بڑی بڑی تعداد میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے کام لے رہا ہے، جدید تعلیم یافت اور اہل جاہ و ثروت مسلمانوں میں بھی ایسے اللہ کے بہت سے بندے دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہیں جن میں سے ایک ایک شخص اللہ کے دینے ہوئے مال میں سے ہزاروں غربیوں کی پرورش کر رہا ہے، قیمتوں، یہودوں کی خبر گیری کر رہا ہے بلکہ اپنے اس عمل کا پروپیگنڈا نہیں کرتا محکم اللہ کی رضا اور آخرت کی خاطر خاموشی کے ساتھ یہ کام انجام دے رہا ہے۔

سینی اللہ کے وہ باتیں و خوش نصیب بندے ہیں جن کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اگر رجح کرنا ہی ہے تو اللہ کے اس مال دار بندہ پر رجح کرنا درست ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہوا وہ حق کی راہ میں دل کھول کر خرج کرتا ہو، دوسرے اس شخص پر رجح کرنا درست ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکم دنائلی دی ہے اس سے وہ دوسروں کو فا کرنا ہے، اور اضاف کرتا ہے۔" حدیث کے لفاظ ہیں: "لا حسد الا فی اثنین: رجل آتاه اللہ مالا فسلطہ علی هنکھہ فی الحق، ورجل آتاه اللہ حکمة فہریقضی بھا و یعلمها". (متقن علیہ)

ضرورت اس کی ہے کہ مرد مسلمان اپنے مقام کو پہچانے اور اپنی حقیقت پر غور کرے، حدیث شریف میں جہاں قیامت سے پہلے پیش آئے والے ان قتوں کا ذکر ہے جو بارش کی طرح پیش آئیں گے وہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر دو اور ہر زمانہ میں ہماری امت میں اہل حق کی ایک جماعت موجود ہے گی جو دین کو کسی بھی روذہ بدل اور کرتی ہوئت سے پھاٹے گی۔ یعنی کی روایت ہے:

"یحمل هذا العلم من کل حلف عدولہ، یتفعون عنه تحریف الغالین و اتحال البطلین، و تاویل الظاهلین"

دیار حضرت اقدس سے منہ موڑ لوں کیسے
 مدینہ کی مبارک سرزمیں چھوڑ دوں کیسے
 مدینہ سے چلوں کیوں کر، مدینہ چھوڑ دوں کیسے
 بتا تو ہم سفر کیے قدم اٹھیں مدینہ سے
 مجت کی جوبنت ہو گئی قائم مدینہ سے
 کہاں اسی زمیں ہو گی، کہاں یہ آسمان ہو گا
 کہاں باب النساء باب مجیدی کے مقدس در
 اذانیں پانچوں میناروں کی سُن کرو جد آتا ہے
 یہاں کے چپے چپے پر خدا کی رحمتی نازل
 دل زخمی پا ب ایک اور تازہ زخم لگتا ہے
 دل بیتاب کو تھامے ہوئے چلتی تو ہوں لیکن
 در حضرت پہ حضرت سے نگاہیں پڑ رہی ہیں اب
 دیار میزبان کو بے اجازت چھوڑ دوں کیسے
 یہی رہ رہ کے آتا ہے یہ منظر چھوڑ دوں کیسے

یہ ہے تینیم کی خواہش، کہ کچھ دن اور تو رہتی
 مدینہ طیبہ کو اتنی جلدی چھوڑ دوں کیسے



عملی زندگی میں روشنی کے میثار اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبد اللہ عباس مددوی

قرآن کریم چونکہ قیامت (یعنی دنیا کے فاہر) تک کے لیے انسانوں کی رہنمائی کے لیے آخری آسمانی کتاب ہے اور اس خالق کائنات نے اپنے منتخب و محبوب بندہ پر انتاری ہے جو حالات و تغیرات، مزاجوں کی تبدیلی، زندگی کے اتار چڑھاؤ، قیامت تک انسانوں کے عروج و وزوال، تدقیق رات سے باخبر ہے، علم و خبر ہے، اس لیے ہر زمانہ میں انسانوں کو اس سے روشنی طریقہ سے گی، اخلاقی، اصولی ضابطہ صرف بیان کردیے گئے بلکہ کتاب اتنا نے والے رحمٰن و رحیم مالک نے اس کا پہنچنے سے عملی طور پر کراکے دکھایا ہے، عنوان بالا کی روشنی میں بدینہ ناظرین ہیں یہ چند جملہ میں۔ (ادارہ)

امام ترمذی کی شامل محدثیہ اور امام بخاری کی صحیح یہی اپنے شوہر کے حالات پر بحثی نظر رکھتی ہے اس سامنے آئے اور بدگولی اور دردیدہ وہی کے کھلے عام میں کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حیلہ و سرپا اور آپ قادری دوسرا کی نظر نہیں پہنچ سکتے۔ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے مظاہر ہے ہونے لگا تو سورہ "القلم" میں ساختہ تعلیمات میں کوئی نازیبیاں کئے میں اختیاط سے کام لے اور وہ حضرات جو دین کے مختلف مذاہل پر توفیق ربانی کے میں ہوئے ہیں مایوس کا شکار نہ ہوں بلکہ اس توفیق ربانی پر خلگزاری کے ساتھ کام کرتے رہیں، بہایت الشتعالی نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اس کا اختیار تو انیماء کرام تک کوئی ملا، چنانچہ اپنے آخری محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجاہد کر کے فرمایا:

"إِنَّكُمْ لَا تَهِيَّى مِنْ أَحَبِّتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهِيَّى مِنْ يُشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ". (قصص: ٥٦)

(۱- صحیح) تم جس کو دوست رکھتے ہو اسے بہایت نہیں کر سکتے، بلکہ خدا ہی جس کو جاہت ہے بہایت کرتا ہے، اور وہ بہایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

لیکن جہاں تک تبلیغ رسالت کا تعلق ہے اس سلسلہ میں کمی و کوتاہی سے من فرمایا اور یہاں تک فرمادیا کہ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو منصب رسالت کی ادائیگی میں کوہاں ہو گی جو منصب نبوت کے خلاف ہے چنانچہ فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ إِنَّمَا تُؤْتَ الْأَيْمَانَ وَإِنَّمَا تُنْفَعُ فَمَا أَنْفَعْتَ رِسَالَتَهُ". (مالک: ٦٧)

اسے تجھیں اجوار شادات خدا کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہنچا دو، اور اگر ایسا نہ کیا تو تم خدا کے پیغام پہنچانے میں قادر ہے۔

لہذا علام کرام جو روزہ الانیماء ہیں انہیں بھی اسی پر کار بند رہتا ہے اور امت مسلمہ جو امت دعوت ہے اس کو بھی اسی کی روشنی میں کام کرتے رہتا ہے،

اور صبر و صمت اور پوری حوصلہ مندرجی کے ساتھ، مایوسی کا شکار کسی حال میں نہیں ہوتا ہے کہ اسی باطل کی بیویتے یہ کوشش رہی ہے اور ایسے حالات پیدا کرتے رہے ہیں

کہ اسی حق کی ہمت نوٹ جاتے اور مایوسی کے فکار کو کام چھوڑ دیں، بندہ مومن اللہ کی رحمت و نوازش سے مایوس نہیں ہوتا..... (باقی صفحہ پر)

چنانچہ موجودہ طبقانی دور میں بھی جو بیت بیوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے درجہ ایت کا نقشہ پیش کر رہا ہے امت مسلمہ میں اہل حق کی وہ جماعت موجود ہے جو اس فریضہ کو انجام دے رہی ہے، اللہ کے یہ بندے ان مسلمانوں کے لیے اسوہ اور نمونہ ہیں جو آخرت کو بھول کر اپنے علم و جاہد اور مال کو صرف شہرت و نعمودیں خرج کرتے ہیں، مسلمانوں میں کتنے ہی ایسے اصحاب مال ہیں جو لا کوہن روپے صرف اپنی آن بان کی خاطر خرج کر دیتے ہیں اور پڑوں میں سیکروں کی تعداد میں اللہ کے بندے اور بندیاں فخر و فاقہ کی زندگی مزار رہے ہوتے ہیں، انہیں ان کا خیال بھی نہیں آتا، اس سے اکارنیں کہ لوگوں کی حیثیت اور حلقوں احباب کا معیار الگ الگ ہوتا ہے اس کا بھی بہر حال خیال رکھنا پڑتا ہے اور شریعت نے اس کی صحیحیت بھی رکھی ہے لیکن دوسرے دینی کاموں، اداروں اور ضرورتمندوں سے غفلت برت کر اخراج کرنا جو اس کو پسند نہ آئے بڑے خارہ کی بات ہے۔

قرآن کریم میں اتفاق فی سکل اللہ کا جگہ جگہ ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں اپنے بندوں کا بڑے پیار اور محبت بھرے انداز میں ذکر کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: "وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا مِمَّا مُسْرِفُوا إِذَا مَنْفَعًا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ فَوَاماً". اور جب وہ خرج کرتے ہیں تو شیجاڑا اتے ہیں اور نہ وہ تھکی کو کام میں لاتے ہیں، بلکہ اعوال کے ساتھ، ضرورت سے زیادہ نہ کم۔ اور وہ لوگ جو بال صحیح کرنے ہی کی تکریم میں کرتے اس مال سے ان کے چہوں اور پہلوؤں کو داغا جائے گا اور اللہ تعالیٰ پورے جلال و فضیل کے ساتھ فرمائے گا، لوزہ چکو، یہ وہی مال ہے جس کو تم نے صحیح کر کے رکھا تھا اور جمارے حکم کے مطابق خرج نہیں کیا تھا، ارشاد ربانی ہے:

"وَالَّذِينَ تَكَبَّرُوا النَّفَثَةُ وَالْقُضْنَةُ وَلَا يَتَبَعُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرُهُمْ بِيَوْمٍ يُنْهَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتَنَكُرُوا بِهَا جِنَاحُهُمْ وَجَنُودُهُمْ وَطَهُورُهُمْ هَذَا مَا كَتَبْتُ لِنَفِيسِكُمْ فَلَذُوقُوا مَا كُنْتُ تَنْجِزُونَ". (توبہ: ۳۴-۳۵)

اور جو لوگ سونا اور چاندی صحیح کرتے ہیں اور اس کو خدا کے راستے میں خرج نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذاب الیم کی خبر سنادو، جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (خیلوں) کی پیشانیاں اور پیشیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا (اب) اس کا مزہ چکو۔

ذکر وہ تفصیلات کا مقصد یہ ہے کہ ہمارا پڑھا لکھا باتیقہ جو بہر حال آخرت کی زندگی اور مال کے سامنے پیشی پر یقین رکھتا ہے وہ دین اور اہل دین کے بارے میں کوئی نازیبیاں کئے میں اختیاط سے کام لے اور وہ حضرات جو دین کے مختلف مذاہل پر توفیق ربانی سے کام میں لگے ہوئے ہیں مایوس کا شکار نہ ہوں بلکہ اس توفیق ربانی پر خلگزاری کے ساتھ کام کرتے رہیں، بہایت الشتعالی نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اس کا اختیار تو انیماء کرام تک کوئی ملا، چنانچہ اپنے آخری محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجاہد کر کے فرمایا:

"إِنَّكُمْ لَا تَهِيَّى مِنْ أَحَبِّتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهِيَّى مِنْ يُشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ". (قصص: ٥٦)

لیکن جہاں تک تبلیغ رسالت کا تعلق ہے اس سلسلہ میں کمی و کوتاہی سے من فرمایا اور یہاں تک فرمادیا کہ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو منصب رسالت کی ادائیگی

میں کوہاں ہو گی جو منصب نبوت کے خلاف ہے چنانچہ فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ إِنَّمَا تُؤْتَ الْأَيْمَانَ وَإِنَّمَا تُنْفَعُ فَمَا أَنْفَعْتَ رِسَالَتَهُ". (مالک: ٦٧)

لہذا علام کرام جو روزہ الانیماء ہیں انہیں بھی اسی پر کار بند رہتا ہے اور امت مسلمہ جو امت دعوت ہے اس کو بھی اسی کی روشنی میں کام کرتے رہتا ہے،

اور صبر و صمت اور پوری حوصلہ مندرجی کے ساتھ، مایوسی کا شکار کسی حال میں نہیں ہوتا ہے کہ اسی باطل کی بیویتے یہ کوشش رہی ہے اور ایسے حالات پیدا کرتے رہے ہیں

کہ اسی حق کی ہمت نوٹ جاتے اور مایوسی کے فکار کو کام چھوڑ دیں، بندہ مومن اللہ کی رحمت و نوازش سے مایوس نہیں ہوتا..... (باقی صفحہ پر)

اور معاشرت میں سب سے زیادہ با اخلاق، آپ سب سے زیادہ دریادل تھے، اور جو واقعات بیان کرتے ہیں وہ کوئی خیال اور افساؤں کے انداز کے نہیں ہوتے بلکہ ایسے ہوتے ہیں جن کے سننے میں ایک سلیم الطبع انسان محسوس کرنا ہے کہ آپ کی سخاوت، آپ کے یقین اور ایمان کا پروتھا، مثلاً یہیں نے ”دلائل الدوحة“ میں ”واقعۃ لفڑی“ کے دلائل کا مرعوب ہو جاتا، مگر جب قریب جاتا تو آپ سے محبت کرنے لگتا، آپ کی عقیدت سے سرشار ہو جاتا، آپ کے اوصاف بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ آپ جیسا کسی کونہ پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں دیکھا۔

یہ وصف سخاوت جو رسول اللہ ﷺ میں تھا اس کو صحابہ کرام اپنی محتاط اور متوازن زبان میں اس طرح کہتے ہیں: ”کان رسول اللہ ﷺ أجدود الناس صدرًا“ یعنی حضور انور ﷺ جو دوسخا میں سے دلار اسموہ سل یہ واقعہ حل کیا ہے کہ ایک روز ایک ذبح کی ہوئی بکری ہدیہ میں آئی، جب شام ہوئی تو آپ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جو بکری آئی تھی اس کا سب کو مت تقسیم ہو گیا؟ ام المؤمنین نے فرمایا: سب تقسیم ہو گیا، اور جو نیک عمل یا جو مال اپنے لیے آگئے (ذخیرہ آخرت بنائے) بھیجو گے اس کو اللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے۔ (ما خود: آفاق بہوت کی پڑکر نیں)

الغة صفحه ۲۰ کا)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی زبان سے کہلوایا ”وَمَنْ يُقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّوْنَ“ (حجر: ۵۶) اور خدا کی رحمت سے مایوس ہوتا گراہوں کا کام ہے، یہ کس مسلمان کو معلوم نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کن خطرناک حالات سے گزرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک تھا جان اور جیالف باپ تو باپ پوری قوم، حتیٰ کہ بادشاہ وقت بھی جو خود خدا کا دعویدار تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ختم کرنے کے لیے ایسا زبردست الاؤ جایا کہ فضائیں اڑتے ہوئے پرندے بھی اس الاؤ کے دائرہ میں آ جاتے تو جل کر گر جاتے تھے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جن کی ملت کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شکل میں جو اس کے مجدد بن کر آئے تھے قیامت تک چلنا تھا اور جس کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ”يَأَيُّهَا أَيُّهَا أَيُّهُمْ إِنَّ رَاهِيْمَ هُوَ سَعَاكُمُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قَبْلٍ وَفِي هَذَا لِنْجُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ“ (حج: ۷۸) ”دین تمہارے باپ ابراہیم کا، اسی نے نام رکھا تمہارا مسلمان پلے سے اور اس قرآن میں تاکہ رسول ہو، بتانے والا تم پر اور تم ہوتا نے والے لوگوں پر۔“

لہذا حالات خواہ کتنے ہی ناسازگار ہوں مسلمانوں کو بھی مایوس نہ ہونا چاہئے، مایوس ہو رہتا اور ہمت ہار بیٹھتا ان مخالفین اسلام کے حوصلہ کو بڑھاتا ہے جن کی حقیقت قرآن کریم نے اس طرح بیان کی ہے:

"وَإِذَا رَأَيْتُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامَهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ كَانُوهُمْ خُحْبٌ مُّسْنَدٌ". (منافقون: 4)

اور جب ان (تناسب اعضاء) کو دیکھتے ہو تو ان کے جسم تھیں (کیا ہی) ابھی معلوم ہوتے ہیں اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو تم ان کی اتفاق ریتو جہے سے سخت ہو (مگر فہم و ادراک سے خالی) گویا لکڑیاں ہیں جو دیوار سے لگائی گئی ہیں۔

آیت شریفہ نے ان لوگوں کی حقیقت بیان کر دی جن کی ریت کے ذیر سے زیادہ حیثیت نہیں پھر کوئی بندہ موسمن اس سے مروع کیوں ہو، اقبال کے اک دعا شمع رائے ختم کے بعد ایسا فہما

عزم کو سینوں میں بندار کر دے

گاہ مسلمان کو گوار کرو

☆☆☆☆

حکیمیت کی ممانعت، بھوکوں کو کھانا کھلانا، ظاہری
اور باطنی ہر قسم کی بے شری کی باتوں سے پرہیز، بے
غرض نیکی کرنا، مال و دولت سے محبت نہ ہونا، ظلم سے
منع کرنا، لوگوں سے بے رخی نہ کرنا، گناہ سے بچنا،
ایک دوسرے کو حق پر قائم رکھنے کی فہماش، معاملات
میں سچائی اور دیانت داری۔

احادیث نبویہ سے آپ کے خصائص و شانست
اور حسن اخلاق کی جو تفصیلات ملتی ہیں ان میں سے
خاص بات یہ ہے کہ یہ سب بے کم و کاست واقعات
ہیں، صحابہ کرام کے مشاہدات ہیں، جن میں مبالغہ یا
غلو کا مطلقاً دخل نہیں ہے، شاعرانہ تجھیل اور وہی
تصورات سے یکسر پاک ہیں، مندام احمد بن حنبل
میں یہ حدیث صراحة کے ساتھ مذکور ہے کہ آپ
نے ارشاد فرمایا:

جان لینے کی ممانعت، یتیم کی کفالت، اس کے مال
و جانکاری کی نیک نیتی سے حفاظت، ثابت تول میں
بے ایمانی نہ کرنا، ملک میں فساد برپا نہ کرنا، بے شری
کی بات سے روکنا، زنا کی حرمت، آنکھیں پنجی
رکھنا، کسی کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہونا،
ستر و حجاب، خیانت کی برائی، آنکھ، کان اور دل کی
بانہڑس، نیکی کے کام کرنا، انفو سے اعراض، امات
اور عہد کی رعایت، ایثار، تحمل، دوسروں کو معاف کرنا،
تفصیل آئینہ کی طرح سامنے آ جاتی ہے۔

”حج بونا، جھوٹ کی برائی، علم بے عمل کی
دشمنوں سے درگزر، بدی کے بد لے نیکی کرنا، غصہ کی
برائی، مناظروں اور مخالفوں سے گفتگو میں آداب کا
لحاظ، مشرکوں کے بتوں تک کو برانہ کہنا، فیصلہ
میں عدل و انصاف، دشمنوں تک سے عدل
وانصاف، صدقہ و خیرات کے بعد لوگوں پر احسان
اور خیرات کا حکم دینا، بخل کی برائی، اسراف و فضول
خرچی کی ممانعت، میانہ روی کی تاکید، قرابت
پر استقامت، خدا کی راہ میں جان دینا، سخاوت

مندوں، تیمیوں، مسکینوں اور پڑوسیوں کے ساتھ دھرنے لی براہی، الا ہے فی مدت، نہ دوسرے نیکی، مسافروں، سائلوں اور غریبوں کی امداد، نفرت، چوری، ڈاک، رہنی اور دوسروں کے مال کو بے ایمانی سے لینے کی ممانعت، حسنیت اور دل کی پاکیزگی، پاکبازی جتنے کی براہی، رفتار میکیل کروں۔

امام مالکؓ نے بھی اپنے موطا میں اس حدیث معاہدوں کا لحاظ رکھنا، صدقہ و خیرات، نیکی و بخلائی کی بات کرنا، آپس میں لوگوں کے درمیان محبت پیدا کرنا، کسی کو برا بخلانہ کہنا، کسی کونہ چڑانا، نہ بربے اطاعت، یہوی کا حق ادا کرنا، تحقیق قسم کھانے کی ممانعت، جسم و جان اور کپڑوں کی پاکیزگی ملاقاتوں میں باہم بخلائی اور سلامتی کی دعا دینا، حق مکروہ کوہی، انصاف پسندی، پچھی گواہی دینا، گواہی کونہ جھپٹانا، جھوٹی گواہی کا دل کی گنہواری پر اثر، زرمی سے بات کرنا، بدگانی نہ کرنا، سب پر حم کرنا، ریا اور نمائش کی بداعۃ هابہ، ومن خالطہ معرفة أحبہ، یقول واتفاق، اسلامی برادری، انسانی برادری، اکل حلال، ناپسندیدگی، قرض دینا، قرض معاف کرنا، سود روزی خود حاصل کرنا، تجارت کرنا، گذاگری کی ممانعت، لوگوں کو اچھی بات کی تعلیم دینا اور بری بہادری کی خوبی، لڑائی کے گھسان سے نامردی سے آپ سب سے زیادہ سمجھی دل تھے، اور سب بات سے روکتنا، اولاد کشی، خود کشی اور کسی دوسرے کی بجاگ کھڑے ہونے کی براہی، شراب یعنی اور جوا سے زیادہ سمجھی زبان والے، سب سے زیادہ نرم دل

دعاۃِ ایمان اور پیامِ انسانیت

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی

عدل میں خاصیت ہے وہ کبھی ظلم میں
نہ رکھے۔

دعاوت کی خاصیت
اللہ جا رک و تعالیٰ نے جس طرح اشیاء میں صحیفہ یہ شہیں بتاتا تھا، توریت ہو، انجیل ہو،
اگر خدا اکھنہا، جو از زبور ہو اور پھر آخری صحیفہ قرآن

خاصیتیں پیدا کی ہیں اور وہ ہزاروں بللے شاید لا ہوں
رسوی سے چلی آ رہی ہیں، زمانہ میں کتنے انقلابات
ہوں ہر بڑی بڑی دشمنی کی وجہ پر تھیں، تو حیدر

آئے سلطتوں کے چراغِ گل ہو گئے، یہ سب میں، عبادات میں، عدل میں، احسان میں، محبت میں یا اثر ہے جب یہ حقیر اپنے نام پر رکن، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اشیاء میں

اٹا بات ہوئے۔ ان اللہ پر بڑت، دل میں بڑت، یہ جو خصوصیات رکھی تھیں وہ آج تک چلی آرہی ہیں، پانی سے مسلی جا سکتی ہیں، پیروں سے ہیں، جنمیں استعمال کر کے انسان نہماں

آگ بجھاتا ہے، آک جلاں ہے، سخیا اور رہری ہی
تھیں یہیں وہ کام تمام کروتی ہیں، سردی گرمی کے
میں پہنچا سکتا ہے، جن کو جانور چڑھاتے

وہی اوصاف ہیں اور انہوں کو کھانے کی ضرورت ہیں، جن لوپاٹی بھائے جاتا ہے ان ہزاروں لاکھوں ریس سے اس کا تعلق بہت قدیم ہے تو وہ حقیقی میں جو خدا سے اور اس کے

ہے، اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے اخلاق میں، اعمال صفات میں تعمیر پیدا کیے

نے جو اپنے تعلق کی صفت رکھی ہے، اپنی یاد میں، اپنے اس بات کو اچھی طرح سمجھا۔

ذکر اور اپنی عبادت میں، توجہ میں جو حصوصیت رہی ہے ہمارے اوڑاپ کے سے دنیا میں بھی وہ لاکھوں ہر س سے ہے اور اگر ابھی دنیا کے مقدار میں حاجت کا راستہ اس کے سوانحیں

ہزاروں برس پا قی رہتا ہے تو یہ خاصیت رہے گی۔
چارچھ کی کسی اک شہادت سے نہیں معلوم ہوتا
جس کے اکریں جن کے متھاق خدا تعالیٰ ف

ک ان اخلاق، اعمال اور عقائد کی خاصیت کسی رمانہ
وَإِنْ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ

میں پچھا اور کسی بیان نہ لیا تا ان لوگوں سے سخنیہ اسکی بتائیا۔ المنصوروں کے توحید میں جو خاصیت ہے وہ کبھی شرک میں تھی جو بے شک ہمارا ہی لکھر فال

یک اعمال میں خاصت ہے بھی بد اعمالی میں تھی، جو تک ہمارے ہی لشکر کی مدد کی جا۔
ہمدردی میں خاصت ہے وہ بھی بیداری میں تھی جو وہ اخلاق پیدا کریں جو

لیکن حاتم - ۱۴۰۹

بے، دوسروں کی صفات میں تخریکے بھیجے پڑنا اور اپنی صفات سے غافل ہونا یہ نادانی ہے، اپنے اندر اپنی صفات میں اور اپنے جذبات میں تخریپ پیدا کیجئے اپنی افادیت ثابت کیجئے، اور اس لئے ثابت نہ کیجئے کہ آپ کو فائدہ ہو بلکہ آپ جسم افادیت بن جائیے، ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، ثابت کرنا بھی ایک طرح کا ہمچنے ہے، نہیں آپ مفید بن جائیے یہ نہ دیکھئے کہ دوسروں نے آپ کو مفید مانا یا نہیں، پانی کب کہتا ہے کہ میں پیاس بجاتا ہوں، کیا آپ نے کبھی سنابے پانی کے لگاتے رہیں گے کہ بچے ہمیں پریشان کرتے ہیں۔

ویل آئے ہوں، پانی کے بیچ آئے ہوں، پانی کے سفیر آئے ہوں کہ پانی یہ کہتا ہے کہ میں بہت کام کی چیز ہوں مجھے پینا چاہئے، مجھے سے پیاس بجھتی ہے؟ آگ نے کبھی کہا تھا یا اپنا سفیر بھیجا تھا کہ میں کھاتا پکاتی ہوں، میں بہت کام نکالتی ہوں، یہ سب بے زبان چیزیں ہیں یہ نہ کبھی بولی ہیں اور نہ بولیں گی مگر ان کی افادیت مسلم بے، ساری دنیا ان کی پابند اور محتاج ہے، ایسے ہی مسلمان کسی ملک میں بھی محظوظ بن کر رہتا چاہتے ہیں تو اپنی صفات میں تغیر پیدا کریں، تمام سیرت کی کتابیں اور تاریخ کی کتابیں اس کے دلائل سے بھری ہوئی ہیں۔

ہمارے اسلاف نے ایک بار خدا کے حکم سے تغیر تھا، خواجہ میعن الدین چشتی قطعاً مصنف نہ تھے، چشتی لائے اور سارا شیرین ان کے ہاتھوں پر مسلمان پیدا کیا اور اس کے بعد اس پر ثابت قدم رہے، ان کا حضرات یہ کہتے ہیں کہ خواجہ محبوب الہی حضرت نظام ہو گیا، اسی طرح بھال ہے خاص طور پر مشرقی بھال طرزِ عالم یہ نہیں تھا کہ حالات کا تقاضا ہے تو یوں ہو جاؤ اللین اولیاء نے فرمایا ہمارے بزرگوں نے کتاب سارا کاسارا صوفیائے کرام کے حساب میں ہے۔ نہیں کہیں نہ جس کتاب کی نسبت خواجہ میعن الدین تو اخلاق بدلنے کی ضرورت ہے اور پھر دعوت کی چشتی کی طرف ہے وہ صحیح، نہ جس کتاب کی نسبت خواجہ ضرورت ہے لیکن یہ کہ آپ دعوت لے کر کھڑے ہوں اور اسے درمیان بھی داعی نہیں، مسلمانوں کو آپ تسلیخ قطب الدین کلکنی کی طرف ہے وہ صحیح، نہ جس کتاب دلتے تھے، ایک دل اور ایک دل بدلتے تھے اور نہ دل

لندن میں ہمیں کس طرح دھنا ہے کی نسبت خواجہ فرید الدین حنفی شکری کی طرف ہے وہ کریں تاکہ آپ کی بات کا مسلمانوں میں وزن ہو اور
صحیح، تو خواجہ نظام الدین اولیاء نے بھی کتاب نہیں لکھی آپ مسلمانوں پر اثر انداز ہو سکیں اور مسلمانوں میں
بھی آپ سے یہ کہتا ہے کہ اگر ہندوستان میں ہنا ہے، عزت کے ساتھ رہنا ہے، محبوبیت کے ساتھ ان حضرات نے تصنیف و تالیف کے ذریعہ اور تقریر اصلاح کی روپیے، علیق باللہ کی روپیے، ان کے اخلاق
ہنا ہے تو یہ لا تے بھڑکتے کب تک رہیں گے، یہ وخطابات کے ذریعہ دلوں کو نہیں جیتا، انہوں نے اپنے درست ہوں وہ نہوت نہیں، تو پہلے تو مسلمانوں میں
مالک جگ کہاں تک قائم رہے گی کہاں تک یہ اخلاق سے جیتا ہے، قربانی سے، امامت سے، کسی سے ضرورت ہے پھر مسلمانوں کو ضرورت ہے کہ بجاے علمی

دینی پیشوائی، ہماری تو حقیقت کیا ہے، ہم تو ان کی جو ٹیکن کے برابر ہیں، جن کی ولایت کی قسم کھانی رہبانیت نہیں سکھائی ہے، کسی ملک میں اگر آپ فقیر ہیں، اگر آپ ذلیل ہیں، اگر آپ بحاج ہیں تو آپ کیا اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں محتاجوں کی بات کس نے سنی ہے، وہ عرب کے لوگ بے شک غریب تھے لیکن ان کے دماغ بڑے اونچے تھے اور وہ بڑے خوددار تھے ہم تو خودداری بھی کھو دیتے ہیں، ایک طرف ایسے روٹھے ہیں کہ اس کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے اور ایک طرف ایسے گرتے ہیں ایسے گرتے ہیں کہ پستی کی کوئی حد باقی نہیں رہتی، روٹھے بیٹھے ہیں لیکن اگر دیکھا فلاں آدمی سے چار پیسے مل سکتے ہیں تو وہی روٹھے ہوئے آدمی جا کر پاؤں چھونے لگتے ہیں۔

انسانیت کا پیام

حقیقت پسندی سے کام لیتا چاہئے اور آخری تعریف کرانی ہے تو ایسے سکتے ڈھالئے۔

کا پیام

جنتی اس سلسلہ کی جتنے راستے ہیں سب
بھائی راستے یہ ہے، اور باتی جتنے راستے ہیں سب
بیام یہو نچانا چاہئے، اس ملک کے رہنے والوں
کو، جب آپ انسانیت کا بیام یہو نچائیں گے تو
محبوب بن جائیں گے، ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے جب
بھی ہم نے بے غرض اور بے لوث ہو کر یہ پیغام پہنچایا
ہے تو ہم نے دیکھا کہ آنکھوں کی کیفیت بدل گئی اور
لہجہ بدل گیا، ہم تو جب بھی آتے ہیں تو ایے کہ آنکھوں
کو چڑھائے ہوئے اور آنکھوں سے شرارے نکل
رہے ہیں تو کون ہمارا استقبال کرے گا، لیکن جب
ہماری آنکھوں میں آنسو ہوں گے، ہمارے دل میں
محبت جوش مار رہی ہوگی اور ہمدردی کا جذبہ ہو گا تو
چاہے آپ بولیں یا نہ بولیں آپ کا احترام ہو گا، آپ
کی طرف سے محبت پیدا ہوگی اس وقت ہندوستان میں
مسلمانوں کے لئے اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں کہ
داعی بن کر میدان میں آئیں، داعی آپس میں، آپس
کی تبلیغ اور غیر مسلم بھائیوں اور برادران وطن کے
دوسرے یہ روشنی کا مزاج، یہ تجھ مزاجی جو
مسلمانوں کی ہے کہ بات بات پر روشنے بیٹھے
ہیں، اب بالکل دلچسپی نہیں ہے، کسی تعمیری کام میں
 حصہ نہیں لے رہے ہیں، ملک ترقی کر رہا ہے، یہ صنعتی
ور ہے اور بغیر اجتماعی زندگی کے اور بغیر اشتراک عمل
کے کوئی کام نہیں ہو سکتا لیکن آپ ناراضی ہیں، شکایات
کا ایک دفتر ہے، بھائی! شکایات اپنی جگہ پر لیکن اس
طرح تو کام نہیں چلے گا آپ منھ پھلانے اور منھ
ٹانے بیٹھے ہیں، آپ کو اپنا دل کھلا ہو ارکھنا چاہئے اور
لبیعت میں تحمل اور حقیقت پسندی ہونی چاہئے اور
کے حالات پر نظر ہو کہ ملک کدھر جا رہا ہے، اس وقت
یا کرنے کی ضرورت ہے، کون سا فائدہ جائز حدود
کے اندر مسلمان اٹھاسکتے ہیں تاکہ وہ اپنی اقتصادی
مالت درست کریں اور دوسروں کے دست نگرا اور محتاج
ہوں، ان سب چیزوں پر نظر رکھنی چاہئے اور زندگی

میں تبلیغ کرنے اور اس طرح دعوت دینے کے کام میں شجر منوعہ بکھتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ہندوستان میں رہنا ہے، یہاں کی زندگی میں اور یہاں کی پاریمانی زندگی میں بھی حصہ لینا ہے، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ توکریوں میں، پیسہ میں اور رشوت خوری میں مقابلہ کرنا اور جس طرح وہ ہر راستے سے پیسہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں آپ بھی پیسہ حاصل کرنے کی کوشش کریں، یہ وہ چیز ہے جو حریف بناتی ہے، رقیب بناتی ہے، دیکھنے رقابت کے کتنے قصے آپ نے نہ ہوں گے کتنی بڑی چیز ہوتی ہے، آدمی اس کے لئے جان دیدیتا ہے، اور جان لے لیتا ہے لیکن رقیب نہیں جبیب بننے کی اور جبیب نہیں حلیف بننے کی شکل یہ ہے کہ آپ ان کو وہ دولت دیں جو دے سکتے ہیں (یعنی اخلاق و حسن کردار اور پیار و محبت کی دولت) اور ان کی دولت میں کم سے کم شرکت گوارا کریں، اپنی دولت تو ساری دیدیں، وہ دولت دینے سے چلی نہیں جاتی، رہتی ہے، لیکن ان کے سامنے پوری دولت رکھ دیں اور ان کی دولت سے استغناً کے، ہر حال میں اپنے اخلاق سے یہ ثابت کریں کہ برئی، یہ راستہ محبوبیت کا ہے، کسی بزرگ نے حضرت آپ کی اور دنیا کے رہنے والے ہیں، کچھ اور حقیقتوں علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ انہوں نے آپ کی نظر ہے، چند پیسوں پر، چند ٹکوں پر آپ کی زندگی کا سمعن شفت تکن نظیرہ جس سے چاہو تم مستغنى بن جاؤ تم و یے ہو جاؤ گے، واحسن الی من شفت تکن امیرہ اور جس کو چاہو اس کے اوپر احسان کرو اس کے حاکم بن کاؤ گے، واحتاج الی من کہ دلوں کو جوڑا ہے۔

لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلْفَتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلِكُنَّ اللَّهُ أَلْفَ يَنْهُمْ.

اگر آپ زمین بھر میں جو کچھ ہے وہ خرچ کر دیں تو ان کے دلوں کو مانہیں سکتے لیکن اللہ تعالیٰ ہی نے ان احسان کرو اس کے حاکم بن کاؤ گے، واحتاج الی من شفت تکن اسیرہ اور جس کے چاہو محتاج بن گے، آپ کی خدمت کے جذبے سے متاثر ہوں گے۔

محبوبیت کا راستہ

اگر آپ ساری زمین کی دولت خرچ کر دیتے تو جاؤ، اس کے قیدی بن جاؤ گے تو اگر آپ چاہتے ہیں مسلمانوں کا ہنومی مزاج بھی ان کے دلوں کو نہیں ملا سکتے تھے، پیرہ طانے والا اس ملک میں روٹھ کر رہنا اچھا نہیں، مسلمانوں کا آپ کا وزن ہو تو آپ مستغفی ہو جائیں گے۔

دھوت میں بہر حال طاقت ہے اور آپ اپنے میں روٹھنے کا مزاج بن گیا ہے یہ مزاج بڑا قابلِ تقید ہے، دو باتوں پر میں بہت تقید کرتا ہوں، ایک برادراں وطن کے سامنے بھی داعی کی حیثیت سے ہے، والی چیز بے غرضی ہے، دلوں کو جوڑنے والی چیز خلوص ہے، مسلمانوں کے لئے سیاسی تحریکیں اپنی آئیں، ہمدردی کی حیثیت سے آئیں، تجات دہنہ کی مسلمانوں میں بدگانی کی جو عادت ہے اور افواہ بازی ہے، محبت ہے، مسلمانوں کے لئے سیاسی تحریکیں اپنی آئیں، اور بے لوث خادم کی حیثیت سے جیشیت سے آئیں، اور بے لوث خادم کی حیثیت سے کی، اس نے ان کو بڑا نقصان پہنچایا ہے، بڑے بڑے جگد ہیں میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو سیاست کو

امت مسلمہ تمام سازشوں کے خلاف متحد ہو جائے

میدان عرفات میں خطبہ حج

شیخ عبدالعزیز آل شیخ

حج کے رکن اعظم وقف عزف سے قبل خطبہ حج

دیتے ہوئے شیخ عبدالعزیز آل شیخ نے کہا کہ آج

اچھائی اور براہی میں فرق کرنا مشکل ہو گیا ہے، اپنے

خطبہ میں توجہ انوں کو خاص طور پر مخاطب کرتے

ہوئے انہوں نے کہا کہ مغربی چینی مسلم نوجوانوں

کو گمراہ کرنے کا کام کر رہے ہیں، مسلمانوں کے

ذہنوں میں اسلام کے خلاف بھک و شبہات

پھیلائے جا رہے ہیں جس کا مقابلہ کرنے لیے

مسلمانوں کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا اور ایسی صورت

میڈیا کا بہت اہم کردار ہے، مسلمان ممالک کا

سودی مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل شیخ نے

جارہا ہے، نیکی کے بادے میں براہی سے امت

دینی کے تمام رہنماؤں کو دادراہ اسلام میں داخل ہونے

کوہوشیار ہوتا چاہے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کا

فرض ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی نافرمانی کرنے

کی وجہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک پرانی

مسلمان بھی مغربی دنیا کی طرح اپنی مریضی کے

مطابق زندگی نیں گزار سکتا، اللہ نے انسان کو یہاں

ذہب ہے، آج اسلام کے خلاف سازشیں کی جاری

پکی بھی ہو مستقبل صرف اسلام ہے، آج ہم نے اللہ

ہیں، نوجوانوں کے ذہنوں میں اسلام کے خلاف

ٹھکوں و شبہات پھیلائے جا رہے ہیں اور انہیں جاہ

کر نے کی کوشش کی جا رہی ہے، شیخ عبدالعزیز نے

اللہ کی کتاب سے منہ پھیر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب

میدان عرفات میں واقع مسجد نماہ میں ملا کاٹھے سے

سے منہ پھیرنے والی قومیں جاہد و برادر ہو جاتی ہیں، اللہ

زیادہ جان حرام کے سامنے خطبہ حج دیا، اپنے خطبے

تعالیٰ نے مختلف رنگوں، زبانوں کے لوگوں کو کلکس کے

مفتی اعظم نے کہا کہ مسلمان آپس میں تعاون

اور محبت سے پیش آئیں، تعصّب سے دور رہیں،

دین کی دعوت دیں، جن چیزوں کو حرام قرار دیا گیا

ان سے بچیں، انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ

تقویٰ اختیار کریں، کسی پلٹم نہ کریں اور سودے

سے بہت بڑا طوقان آرہا ہے، دہشت گردی کی

شدید القاطع میں نہ مرت کرے ہوئے کہا کہ دہشت

مخالفتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے بخوبی

کوہشمیں کوئی جھڈیں، اور کہا کہ مسلمان

گروہ کی اسلام میں کوئی جھڈیں، اور کہا کہ مسلمان

اداگی کے لیے اس مبارک سر زمین پر آئے ہیں اللہ

رب العزت نے مسلمانوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا

کریں، اور کہا کہ آج بھی دین کے مخالفوں کی ذمہ

اندھروں سے نکالا، حج بولنے اور رداواری کی

جو کل ہی ایسے صرف ان کا حلیہ اور اسلوب بدلانا ہوا

ہدایت دی، اپنے اہل دہیل کے حقوق ادا کرنے

ہے، آج توحیدی طرف دینا امت کی اہم

اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا اور بیجوں کا مال

نے صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے

ترین ضرورت ہے، برائی کوئی کا بادہ پہنایا

کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اللہ کے پہلے خلیفہ اور دیانت دار لوگ آگئے آئیں گے تو اس سے ہم خلیفہ اور انسانیت کے لیے ان کو پہلا نبی بنایا گیا اللہ حوال لوگ فتوے جاری کریں گے تو اس سے انتشار آگے بڑھ سکیں گے آل اشیخ نے مسلم ممالک کے حکمرانوں پر زور دیا کہ اس وقت مسلم معاشروں میں سے بعض لوگ ان پر ایمان لائے اور ایک بڑی مابرین و مفکرین تعلیم پر زور دیا کہ وہ اپنے دین کی تاریخی بڑھی ہو گی، انہوں نے اپنے ایک بڑی روشنی میں اپنے ملک کی ضروریات کے مطابق میں حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے معاملات اپنا نظام تعلیم وضع کریں، شیخ عبدالعزیز کا کہنا تھا کہ کوہتر بنا سکیں اور لوگوں کو اضافہ فرامیں کریں۔ آج ہم ماضی کے مقابلے میں انحطاط کے شکار ہوئے ہیں لیکن ہم اپنی پستی اور قدرت کا خسارہ کوہتر بنا اخلاق، بہتر بنا نے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ مسلمانوں کو اس دنیا میں اپنے تمام اعمال کو ایمانداری، حج بولنے اور رداواری کی عترت رفتہ کو بحال کر سکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اخلاق نیت کے ساتھ ہم دینے چاہیں، اللہ کے ہدایت کی اس کے ساتھ ہی بیجوں کا مال کھانے نہیں چاہئے کہ ہم اپنے بہتر تحریکات کا ایک دوسرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اور قلع تعلق کرنے سے ممانعت فرمائی، حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جادو لے کریں اور دوسروں کو بھی بہتر علم پر عمل بڑا ہوتا چاہئے کیونکہ اسی سے وہ اس دنیا میں کے خالقین کی طرف سے بے شمار قسم کے اور بدایت سے آگاہ کریں، انہوں نے کہا کہ میں اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں گے۔

دوشق سے کہہ سکتا ہوں اور اس میں حقائق کے دو شقیں ہیں اس وقت بہت سی خلیفیں اس وقت بہت سی خلیفیں اس وقت بہت سی خلیفیں اس وقت بہت سی خلیفیں

☆☆☆☆☆

عده طباعت بہترین کاغذ خوبصورت مزور ورق

۱۔ قصص انبیاء (اول)

قیمت:- Rs. 20/-

۲۔ قصص انبیاء (دوم)

قیمت:- Rs. 20/-

۳۔ قصص انبیاء (سوم)

قیمت:- Rs. 25/-

۴۔ قصص انبیاء (چہارم)

قیمت:- Rs. 18/-

۵۔ قصص انبیاء (پنجم)

قیمت:- Rs. 50/-

محلہ صحافت و نشریات ناشر: مجلہ صحافت و نشریات، مدد و معاشر، بیگر مارگ، بکھر

خواتین اسلام

مولانا عبدالرحمٰن گرامی ندوی

آخری قسط

کے ابتداء عم نے تمام جائیداد پر قبضہ کر لیا، دو بیٹیاں تھیں، لیکن انہیں بھی ترک سے مژرم رکھا، بیوی بیقدیت تھی جن کا نام ام کہ تھا، انہوں نے دربار رسالت میں آکر فحکایت کی، اس وقت فرمان نازل ہوا کہ "لے لئے" اگر مثل حظ الائتیں "لمردوں کو عورتوں کا دو گنا حصہ ملنے چاہئے" ام ضیرہ ایک لوٹی تھیں، حضور ﷺ کا ان پر گزر ہوا تو وہ زار و قادر روری تھیں، آپ ﷺ نے اس بات پر اپنے آپ ﷺ کے ابتداء مطلق مقام، لوگ سخت پر بیان ہوئے، بعض شریعت اسلامیہ میں بہت سے احکام ایسے ہیں جن کی بناء عربوں کی استدعا اور خواہ پر کی گئی ہے، لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ سے اکر فحکایت کی کہ اس میں سے ایک نہیں تھی جن کا جدا کردیا، یعنی مجھے دوسرے کے ہاتھ پنج کیا، اور لڑکا اور ایسے متعدد مفید اور مدد و فائدہ میں وقار اور ایسے جنم نازل ہوئی، اسید بن حیرم نے کہا: "ماہی باول سُنگ بنیاد پھل طلیف نے رکھا ہے، ہندوستان میں اس کی دوسری جگہ گیا، آپ ﷺ نے اسی وقت سے یہ حکم نافذ فرمایا: "لا یفرق بین الوالدة ولدہا" (مسند احمد: ۲۳۲) (اس اور پنج کے درمیان بیچھے آپ میں جو تعاون پیشے جاتے ہیں، اور ایک طرف کے بعد ایک اونٹ کو اخیاں گیا، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیجا ہوا رازیل گیا۔

وقت تفریق نہ کرنا چاہئے) تقول کرنے کی رسم ایک عورت نے قائم کی، فیصلہ بنت عبید العزیز پہلے حضرت ابو بکرؓ کے خاتم میں تھیں، چونکہ کے قبیلہ مسلمان ہو گئے ہیں، چنانچہ قبیلہ طے تمام کا جاتی ہے، اس صلح کی بھیل ایک عورت کی رائے سے تمام صرف ایک عورت کی کوشش اور دعوت سے اسلام نے انہیں طلاق دیتی تھی، اس لیے حضرت صدیق ابیر ہوئی، عام صحابہ شرائط صلح سے کچھ افراد خاطر تھے، لایا، صنیفہ بنت حاتم قید ہو کر دربار رسالت میں آئیں، لیکن فیصلہ ہونے کی وجہ سے حضرت ابو بکرؓ نے اسی مقام (حدیبیہ) پر قبائل کرنے کا حکم دیا تھا کہ میرا باب قید یوں اکار قرداہ، فیصلہ نے مطلوب کر کر حضرت عائشہؓ کے پاس اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باب قید یوں کو زردی دے کر چھڑا تھا، اب مجھے شرم آتی ہے کہ آپ ﷺ میں اپنے آپ کو خیہ مبارک میں تعریف لے رہے، حضرت امام سلیمان نے عرض کیا کہ آپ کو دے کر رہا ہی دلاویں، رسالت پا اور ﷺ سے دریافت فرمایا، اسی وقت یا ایت تازل ہوئی "لَا يَهْبِطَ اللَّهُ عَنِ النَّاسِ لِمَ يَرِدُ مِنْهُ كَمْ اللَّهُ عَنِ النَّاسِ لِمَ يَرِدُ مِنْهُ" (سورة محمد: ۸) اس آیت کریمہ میں بیاتلر کم، رہا فرمادیا، اور حاتم کے لیے دعا کی، صنیفہ جب اپنے قبیلہ باہر تحریف لائے، جانوروں کو منکرا کر دیج کیا، پھر حاتم میں واپس آئیں تو انہوں نے نہایت بلند آواز سے کہا کہ غیر مسلمین سے قول ہدایا کا حکم دیا گیا ہے۔

آج ہم لوگ سڑو حضرت میں قوت حتم سے کس قدر صحابہ نے قربانیاں کیے۔ فرانش کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ جب مراد اور عورت کرتے ہو جو رحمت و رافت کا مجسم اور مہربانی کا پیکر ہے، اس عظیم اثاثاں برکت کا نزول کس سبب سے ہوا؟ خروہ، دلوں کی فحش کے درد میں جس ہو جائیں تو مردوں کو قبیلے نے ان کی اس دعوت پر لبیک کہا، اور خدا کے مقدس مطلع کے سریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کا دو گنا حصہ دینا چاہئے، اس قاعدہ کی بنیاد پر ایمان لایا۔

کہا تکم ہو گیا، لوگ ججوہ میں مشغول ہوئے، اس طلب ایک عورت کی درخواست پر قائم کی گئی۔

اسی قدم کا ایک اور واقعہ بخاری کی کتاب لتمم میں دلائل میں کافی وقت صرف ہو گیا، نماز کا وقت قریب اوس بن ثابت کا انتقال ہوا، وفات کے بعد ان ذکور ہے، عمران بن حسین بن یان کرتے ہیں کہ ایک بارم

یوم عاشوراء

حقیقت، عمل خیر اور پیغام

ابو حفصہ ندوی

انسان کی عبدیت اور اس کی سعادت و خوش نصیبی کی کو قوبہ واستغفار اور دعا و مناجات کا خوب خوب میں ہے کہ ”چنانچہ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یوم مسراج ہے، قرآن و حدیث میں گناہوں کا عاشوراء کا روزہ، گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔“ (مسلم: ۱۱۶۲) احادیث، واحدیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے خلق، آثار و اقوال سلف سے ظاہر ہے کہ یوم عاشوراء کا مالک، اور حاکم سے توبہ واستغفار اور دعا و مناجات خود و نوش میں اپنے الی مبارک و مناجات کرے خاص طور سے مبارک ماہ و سال، متین دن روزہ رکھنا ”اختیاری“ عمل ہے چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ ”آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب (رمضان) کے روزہ کی فرضیت کے بعد (جو چاہے سے زیادہ احتیاط کرے، ان ہی میں عاشوراء کا دن بھی ہے بلکہ عاشوراء کے دن تو اس کی اہمیت اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔“ (بخاری)، مسعود سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جو شخص عاشوراء کے دن اپنے الی مبارک و مناجات کے دن حضرات انبیاء علیہم السلام کے رجوع کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال کشادگی و ایامت، الحج و زاری اور دعا و مناجات کو ان کی حدیث کے مطابق ہے، یہ حدیث صحیح ہے اہل علم صوم عاشوراء کو واجب نہیں سمجھتے۔“ (ترمذی: ۷۵۳) ترقی درجات کے لیے خوب خوب قبول فرمایا ہے، مردی ہے، بعض مند کے اعتبار سے کمزور ہے تو کچھ نیز انہہ ملاٹا (امام اعظم، امام شافعی اور امام احمد) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی توبہ، حضرت یونس کی توبہ اور حضرت داؤڑ کی توبہ کو قبول سمجھتی ہے، اسی طرح دیگر بہت سے لوگوں اور قوموں کی توبہ اللہ ناپرہی نے بھی اپنی کتاب ”المکمل“ میں تحریر کیا ہے کہ ”ہم صوم عاشوراء کو مستحب سمجھتے ہیں“ (المکمل)، تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے، چنانچہ ایک روایت میں ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے تعدد مسلم نمبر: ۹۳۷) بہر کیف یہ حقیقت ہے کہ عاشوراء سندوں سے یہ روایت منقول ہے، اسی تعدد طرق کی ہے کہ اس ماہ میں ایک ایجاد (عاشوراء) ہے جس میں اللہ تعالیٰ روزوں میں سب سے زیادہ اہم کاروزہ تمام نظری روزوں میں سب سے زیادہ اہم مخصوصی کہ عاشوراء کا مقام و مرتبہ نہایت ہی ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام اس روزہ کو بہت احتیاط اور پابندی سے رکھا کریں (ترمذی: ۱۷۲) اسی طرح روایات میں آتا ہے کہ عاشوراء ہی کے مبارک دن میں برادران یوسف کرام اس روزہ کو بہت احتیاط اور پابندی سے رکھا کریں ”سن شیرہ“ سے کہنیں ہے اور یہ حدیث قائل عمل ہے، چنانچہ حدیث دہلوی حضرت شیخ عبدالحق نے بھرپوری کے معاون فرمایا، نیز اسی دن قوم یونس کو بھی فرمایا ہے کہ ”یہ روایت ”سن شیرہ“ ہے اور قابل عمل ہے۔ (ماہیت بالاست)

نکوہ بالا اعمال (روزہ، توبہ و استغفار اور توسیع نعمت) احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں، ان میں عباس سے روایت ہے کہ ”میں نے نہیں دیکھا کہ احادیث اور ان جیسی دیگر احادیث کا تقاضا ہے کہ سے معافی مانگنا تھا یہ محسن کام ہے، ایک آپ کی فضیلت والے دن کے روزہ کا بہت احتیاط اور فرمکر تے ہوں، سوائے اس دن یوم عاشوراء اور سوائے روزے (ایام بیض) اور یوم عاشوراء کے روزہ رکھنے کا احتیاط فرمایا۔“ (منڈا حمد ۵/ ۲۳۶) اسی طرح حضرت واضح ہوتی ہے کہ عاشوراء کے دن بندزوں کا اللہ تعالیٰ احادیث اور ان جیسی دیگر احادیث کا تقاضا ہے کہ یوم عاشوراء کے دن خاص طور سے اور مرالی کو انجام دیا جائے، اعمال صالح اور دیگر تمام حسنات و طاعات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اس ماہ مبارک رمضان کے۔“ (بخاری و مسلم)

ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا دوسرا مطلوب مسخن عمل ”توبہ یوم عاشوراء کا دوسرا مطلوب و مسخن عمل“ توبہ و خرافات سے احتساب اور دوری اختیار کی جائے قبول کرتے رہیں گے۔ (ترمذی: ۷۳۷) اس لیے و استغفار“ ہے، حقیقت میں انسان خطاء و سیان کا مسلمانوں کو چاہئے کہ انفرادی طور پر یوم عاشوراء پڑا ہے، غلطیوں پر معافی مانگنا، توبہ و استغفار کرنا،

کے روزہ سے پہلے لوگ عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور عاشوراء ہی کے دن بیت اللہ شریف کو غلاف پہنچا کرتے تھے۔ (بخاری: ۱۵۸۲) یہود و نصاری اور عربوں میں عاشوراء کی اس تعظیم کا سبب اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی مقدس دن میں پچھلی امتیوں پر بے انتہا لطف و کرم کا معاملہ فرمایا ہے، بعض اکابرین خاص طور سے علامہ عینی اور شیخ عبد القادر جیلانی کی رائے یہ ہے کہ اسی روز اللہ تعالیٰ نے اپنے دس انبیاء علیہم السلام پر دس بڑے بڑے احسانات و انعامات فرمائے ہیں، چنانچہ شیخ عبد القادر جیلانی کی طرف کر کے اس ماہ کو ”شہر اللہ المحرم“ یعنی اللہ تعالیٰ کا محترم مہینہ قرار دیا ہے، اور اس ماہ کو افضل نے اپنی مشہور کتاب ”غیۃ الطالبین“ میں اس پر سیر حاصل سنگتکوئی ہے، نیز علامہ عینی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”عمدة القاری“ میں اس سلسلہ میں میں افضل ترین مہینہ اللہ تعالیٰ کا دہ مہینہ ہے جس کو تم ذی ہی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں چار فرشتوں (حضرت جرزاہل، اسرافل، میکائیل اور عزرا) کو حضرات انبیاء میں چار ”محرم“ کہتے ہوئے۔ (نائی) حضرت علیؑ سے منقول ”مراثل علی السلام“ کو حضرات انبیاء میں چار ”محرم“ روایت میں ہے کہ ”تمام مہینوں کا سردار“ محروم نبیوں (حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عینی، حضرت علیؑ) کی طرف سے دس بڑے بڑے انعامات مخصوص اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو، آسمانی کتابوں بندوں کو عطا ہوئے ہیں۔“ (عدہ: ۱۱۸)

اوہامت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں تعلیم میں چار کتابوں (توبہ، زیور، انجیل اور قرآن) میں چار مہینوں کی تعداد اور میکائیل اور عزرا میں چار مہینوں (ذی قعده، ذی شعبان، ذی الحجه، ذی القعدا) کو خصوصی فضیلت و فویقی و قدسی اظہر میں افسوس ہے جو عاشوراء کے نام سے عطا فرمائی ہے اور ان کو معزز، محترم اور مبارک معروف و مشہور ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید قرار دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے پہلے عشرہ مبارک کا آخری دن ”یوم عاشوراء“ خصوصی عظمت و عزت، قدر و میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”بے شک مہینوں کی تعداد اللہ دن“ (بخاری: ۲۶) یہ رکیف محروم المحرم جصاص اور دیگر مفسرین کی اس سلسلہ میں صراحت مزدلت اور خوب رکت کا جامع ہے اور تمام ممتاز دنوں موجود ہے۔ (معارف القرآن: ۳۷۰/ ۳)

جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، میکی اور فرمایاں مقام حاصل ہے، پچھلی امتیوں میں بھی اس درست دن ہے، تو تم ان میں اپنی جانوں پر علم دن کو خاص مقام و مرتبہ حاصل تھا، احادیث و آثار روزہ رکھنا حضرات انبیاء علیہم السلام خاص طور سے کرد۔ (توبہ: ۳۶)

حضرت نوحؑ، حضرت موسیٰ اور سید المرسلین حضرت حرمت والے چار مہینوں میں محروم المحرم کی بڑی فضیلت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تبدیل کرتے تھے اور سال اسی دن غلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت ہے اور یہ روزہ پچھلی شریعتوں اور شریعت محمدی میں نہایت ہی تحد و احادیث میں اس ماہ کی خاص نسبت اللہ تعالیٰ تھے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ ”رمضان المبارک باعث اجر و ثواب ہے چنانچہ ایک حدیث شریف

ڈاکٹر سید عبد النان نے ممتاز یونیورسٹی میڈیکل کالج کے دوسرے فنخ سے 1937ء میں ڈگری حاصل کی، اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے الگلینڈ چلے گئے ایڈنبرا سے F.R.C.S اور گلاسگو سے M.R.C.P کی ڈگریاں حاصل کیں، الگلینڈ

ڈاکٹر سید عبدالمنان حیدر آبادی مرحوم

دوفیس سید غلام محمدانی

ڈاکٹر سید عبدالنان حیدر آباد کے محلہ انجینئر کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کے انتقال سے ایک دارالشفاء میں ۱۰ اگسٹ ۱۹۶۱ء کو پیدا ہوئے، ڈاکٹر ہفتہ پہلے ان کے گھر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی صاحب صرف چھ سال کی عمر کے تھے جس وقت ان تھی، بلند اخلاق اور منکر المزاج تھے، اپنے خادم کو کے والد ماجد سید عبدالعلی کا انتقال ہو گیا، اس کم من جس کی عمر ڈاکٹر صاحب کی عمر سے آدمی سے کم ہی یتیم بچے کی تربیت صابرہ و شاکرہ ماں کی دعاؤں ہو گی صرف نام لے کر نہیں پکارتے بلکہ بھائی کا بعض دفعہ انہوں نے واسیں چانسلر کے فرائض بھی کے سامنے میں مریٰ حقیقی اللہ تعالیٰ فرماتے رہے اضافہ کرتے۔

والدہ ماجدہ نے بفضل تعالیٰ اچھی عمر پائی، ڈاکٹر صاحب بڑے اور مشہور ہو جانے کے بعد بھی والدہ کے سامنے بہت ادب اور احترام سے ایک فرمائبردار لارک کی طرح رہتے تھے، ڈاکٹر صاحب کی ابتدائی تعلیم کے لئے میرے والد سید غلام جیلانی صاحب استاد مقرر ہوئے، راقم سطور کو والد محترم کے ساتھ بچپن ہی سے ڈاکٹر صاحب کے گھر جانے کا موقع ملتا رہا۔

جب 1956ء کے آخر میں غلام جیلانی صاحب کا اچانک انتقال ہوا ڈاکٹر صاحب نہ صرف میت میں شریک ہوئے بلکہ تدفین کے آخر تک قبرستان میں کھڑے رہے، احتقر کی اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ جانے اور وہاں کے قیام کے سلسلہ میں پوری رہبری و مدد بھی فرمائی ڈاکٹر عبد المنان صاحب میری طرح بے شمار نوجوانوں کی ان کے حالات کے اعتبار سے ہمت افزائی و رہبری اور مدد کیا کرتے تھے۔

راقم سطور کو اسے چھوٹے بھائی سید غلام محمد صاحب کا تفصیلی تذکرہ یا سوانح تیار کر دے۔

راقم سطور کو اے چھوٹے بھائی سید غلام محمد صاحب کا تفصیلی تذکرہ یا سوانح تیار کر دے۔

چاہئے کیوں کہ سورہ توبہ (آیت: ۳۶) میں مذکور "لَا تظلموا فیہن انفسکم" (اپنے آپ پر ان حرمت والے مہینوں میں ظلم نہ کرو) کا یہی مطلب اور مقصود ہے نیز آپ نے بھی اس دن الٰہی کی سرست و شادمانی کے مختلف طریق و انداز سن کر یہ حکم فرمایا کہ "تم تمام (صحابہ کرام) صرف روزہ رکھو۔" (بخاری، مسلم)

قرآنی اصطلاح میں کفر و شرک، شریعت کی خلاف ورزی، حدود و قیود الٰہی سے تجاوز، کتاب و سنت کی مخالفت اور مکرات و سینمات کے ارتکاب کو "ظلہم" کہا جاتا ہے، یہ تمام چیزیں سال کے ہر دن اور ہر ساعت میں محبوب اور قیمع ہیں، حرمت والے مہینوں میں خاص طور سے حرم الحرام کی دسویں تاریخ "عاشوراء" کو نتیجے میں کافی تجاوز ہے اور مکرات و سینمات کے ارتکاب کے مطابق انجام دیا جائے، ان میں کی جانے والی تمام بدعاویات و خرافات سے پرہیز کیا جائے، اسلام کے بقاء و استحکام، اس کی تبلیغ و اشاعت اور اس کی عظمت و سر بلندی کے لیے انتحک کوش کی جائے،

اگر ضرورت پڑے تو اس راہ میں بڑی سے بڑی حادثہ فاجعہ پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے، بہر حال قربانی سے بھی دریغ نہ کیا جائے، یوم عاشوراء کو نہ رنج والم کا دن قرار دیں اور نہ ہی مسرت و شادمانی کا ہم کا یوچہ پر پتھر رکھ کر اور خون کے آنسو پی کر بحکم الٰہی (سورہ بقرہ: ۱۵۶-۱۵۷) اتا اللہ وانا الیه راجعون بلکہ الٰہ سنت و الجماعت کے معتدل اور مناسب مسلک کے مطابق ہم افراط و تفریط سے محفوظ رہ کر مذکور نوازوں اور رحمتوں کی دعاء تھہ دل سے اللہم اغفرلنا وارحمنا وارزقنا خیراً کیتی میں طاعات کا ثواب بھی زیادہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی حضرت سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہم کا ذکر جملہ تا فرمانیوں اور گناہوں پر عذاب اور و بال بھی سخت آئے تو نشانے ربانی کے تحت "اتا اللہ وانا الیه ہو گا"۔ (تفہیم کبیر: ۲/۵۲) اس لیے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس دن معاشرہ میں پھیلی مشرکانہ اعمال راجعون" کے کا ورد کریں اور ان کے لیے ربانی و حرکات اور بدعاویات و خرافات خاص طور سے نوح و ماتم، تعزیہ و علم، نذر و نیاز اور اس سے وابستہ تمام دیگر اکان و رسم سے بالکلیہ دور ہیں اور جزوی پر واقعہ بھرت کو پیش نظر رکھ کر اپنے اندر نئے عزم و تقبل منا و ادخلنا مع الداخلين یا رہ شرکت سے بھی اجتناب کریں کیونکہ یہ سارے دو حوصلہ اور جوش و دلول پیدا کریں، اپنے اندر قوت العالمین، آمين امور بدعت اور ممنوع ہیں، ان چیزوں سے پچنا تمام عمل کو بیدار کریں اور اسلام کے راست میں جو کلیف،

ذکر کیا گیا ادب سے خاص لگاؤ تھا اسی کے ساتھ ان کی "بیام انسانیت" کی تحریک سے متاثر ہوئے اور ملکہ اسلامی شاعر استاد عدنان علی رضا نجفی ریاض کی زندگی میں اسلامی جذبات کا پہلو بھی تھا چنانچہ سے شرکت کے لئے آئے تھے پاکستان کی تمائندگی حیدر آباد میں اس کو آگے بڑھانے کی حق الامکان جب حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کی صدارت کے لئے ڈاکٹر قیسین فرقی بھی موجود تھے۔

میں "عالیٰ رابطہ ادب اسلامی" قائم ہوا تو ڈاکٹر اس مقاکہ علمی کے افتتاحی جلسہ کا آغاز حیدر آباد میں "بیام انسانیت" کا ایک بہت صاحب اس سے بہت متاثر ہوئے۔

اکتوبر ۱۹۸۹ء کو صحیح دس بجے تلاوت قرآن پاک اہم اور کامیاب اجلاس ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو صدور اور نعت رسول ﷺ کے بعد صدر استقبالیہ ڈاکٹر سید ہوٹ میں ہوا۔ جس کا انتظام سید جیل الدین صاحب رابطہ ادب اسلامی کا پانچ ماہی مذاکرہ طلبی (سینما) نے کیا۔ ڈاکٹر صاحب بھی اس میں شریک رہے۔ انہوں نے حیدر آباد کا اسلامی ادب اور اسلامی علوم کی آنحضرت پر دشیں ہائی کورٹ کے چچ مہمان خصوصی تھے ہوا جس کے صدر حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی اور صدر مجلس استقبالیہ ڈاکٹر سید عبد المان صاحب کے قدم مسلسل رشتہ کا تفصیل سے ذکر کیا اشتاعت کے قدم مسلسل رشتہ کا تفصیل سے ذکر کیا اور ان فضلاء و ادباء کی یادداشہ کی جن کی حیدر آباد نے بعد حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کا تفصیلی خاطب ہوا۔ جس میں حضرت مولانا نے بیام عوام میں ادب اسلامی کا حصہ "حضرت مولانا نے اس پذیرائی اور سرپرستی کی اور ان کی صلاحیتوں اور کمالات سے خود بھی فائدہ اٹھایا اور دو روپ تک ہوئے تھے۔" انسانیت کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈاکٹر ہے۔ (ملحوظہ، ہوکاروان زندگی: ۳، ج ۱۱۲۶)

اس مذاکرہ میں مرکزی وزیر یوسف سلمان صاحب بھی شریک ہوئے، رابطہ ادب اسلامی شاخ کثیر تعداد میں غیر مسلم دانشوار، ایڈ کیش، ڈاکٹر، فرمایا کہ ملک کو جانی سے بچائیں۔ اس اجلاس میں چنناڑات پیش کئے جاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

حیدر آباد کا ایک علیٰ مذاکرہ "حضرت امجد پروفیسر اور مختلف خواہب کے ذمہ داران شریک "حیدر آباد کے بلند حوصلہ بالستیک اور علم نواز" ہے اور حضرت مولانا سے اپنے تاثر کا تھیار انجاب نے بڑی عالی حوصلکی اور حسن انتظام کے افتتاح حضرت مولانا سید محمد راجح ندوی نے فرمایا اور ہوا جس سے حضرت مولانا نے بیام انسانیت کے ساتھ اس مذاکرہ کے انعقاد اور کثیر التعداد فاضل اس کے توزیر ڈاکٹر سید راشد شیخ ندوی تھے ڈاکٹر عبد و ممتاز مہماں کے قیام کا جوشائی ہندی یونیورسٹیوں سے اس کے توزیر ڈاکٹر سید راشد شیخ ندوی تھے ڈاکٹر عبد حضرت مولانا کی زندگی میں بھی اہتمام سے شرکت کی۔

دانان نے اس میں بھی اہتمام سے شرکت کی۔ مدارس عربیہ تک سے اچھی تعداد میں آئے تھے، دوسرے شرکاء میں پروفیسر گن عثمانی، پروفیسر سلمان انسانیت کا ایک جلسہ تماشہ کلب میں ہوا۔ جس میں انتظام کیا رابطہ کے طبق "پریڈول" کے مقام پر اطہر جاوید اور ڈاکٹر اقبال حسن وغیرہ تھے۔

اس وقت کے گورنر شری کرشن کانت جی سہمان ہوئے جو ایک شاہزادہ عمارت ہے ہندوستان کے عظیم مورخ و محقق پروفیسر خلیق احمد صاحب علی گڑھ سے اور انسانیت کا جذبہ بالاحاظہ مہب و ملت کوت کوت

خالی طور پر اس مذاکرہ میں شرکت کے لئے تشریف کر بھرا ہوا تھا ملک میں جس تیزی سے اخلاقی فروری ۲۰۰۴ء میں حضرت مولانا سید محمد راجح لائے، تاگپور سے مولانا عبد اکریم پارکیہ صاحب گروٹ اور انسانی قدروں کی پامالی کا سلسلہ ضرور مددی کی سرپرستی میں بیام انسانیت کا کامیاب جلسہ بھی اس مذاکرہ میں شریک و معاون رہے، رابطہ کے ہوا ڈاکٹر صاحب کے دل کو اس سے تکلیف ہوتی تھی گامدھی بھون کے ہال میں ہوا۔ ڈاکٹر عبد المان اپنی ماماک کے نمائندہ کی حیثیت سے عربی کے اس نئے وہ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی صاحب نے اس میں بھی دلچسپی اور اپنے دوست

بھی سکھانے کا انتظام کیا جائے۔ پھر اردو کی کچھ چل رہا تھا، ڈاکٹر صاحب کرنو کے زمانے میں اپنا حقیقت پیاریوں سے شفaque دی۔

گزری میں بڑی مشکل سے مرتضویوں کے لئے دو دو ڈاکٹر صاحب کو دیکھ کر اور ان کی خدمت اور روشنی وغیرہ پیونچائی کر اپنے ساتھ کینیڈا لے جائیں اور وہاں دریافت کرنے کے مشقان اور اسے مرتضوی کی آجی اردو کی ابتدائی تعلیم کا انتظام کریں۔

ایسی زمانے میں ڈاکٹر عبد المان صاحب مترجم میں خدمت خلق اور انسانیت کا جذبہ بلا بیماری پلی جائی تھی ڈاکٹر صاحب مرتضوی کی خدمت "قرآن و سیرت مسیحی" کے صدر بھی تھے اور انوار لاظم مہب و ملت کوت کوت کر بھرا ہوا تھا اور ڈاکٹر الحکوم کا جمعہ ممتاز کالج وغیرہ اور مختلف راستوں کے صاحب کی شخصیت اور اخلاق سے نہ صرف مسلمان ذمہ دار بھی رہے۔ وہ "مجلس تبریز"، "اقبال بلکہ غیر مسلم دانشور، ڈاکٹر، ایڈ کیش وغیرہ بہت کوئی غریب ضرورت منظر آتا تو بعض دفعہ اپنی ایڈوکیٹ، واسد یو پلے اور بہت سے غیر مسلم ڈاکٹر فرمائی جہاں سے مرتضوی کو بلا قیمت دوالی تھی اور ڈاکٹر صاحب دوا کی قیمت ادا کر دیتے۔

سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب کے معاون و مدعاوں جتاب بعد میں ڈاکٹر صاحب دوا کی قیمت ادا کر دیتے۔

عمر علی خان تھے ڈاکٹر صاحب کا ان پر کافی اعتماد ڈاکٹر سید عبد المان صاحب علماء کرام اور ہونے کی وجہ سے مختلف کاموں میں بھی مددیا کرتے مشارک عظام کا بے حد اہتمام کرتے اور ان کے صاحب کا ہی ہو جاتا۔ مگر اور زمانے کے ساتھ ساتھ حلقوں میں با ادب بیٹھتے تھے۔ مفکر اسلام حضرت ڈاکٹر صاحب آل اثیریہ مسلم پرنس لایورڈ کے رکن تھیں تھے۔ محترم عبدالرحمیم قریشی سکریٹری مولانا علی میاں ندوی کی خدمات سے شخصی اور فکری ہدایت حاصل کرتے تھے۔

جب حیدر آباد پر طرابی اتفاقی حالات خراب پرنس لایورڈ سے ان کے بہت اچھے اور قدیم روابط تھے، اہم امور میں آپس میں ایک دوسرے سے چچا (۸۵) سالہ جشن تعلیمی منعقدہ ۱۹۷۵ء میں بھی ڈاکٹر صاحب شریک ہوئے اور تھیات لئے موری قرض تک لیا تھا پر رہا تھا تو ڈاکٹر عبد المان ڈاکٹر سید محمد قادری اور وزارت علی صاحب نے مولانا سید محمد قادری کے انتظامی کے رکن رہے۔

پاشا کے تعاون سے ایک رفاقت ادارہ "طور بیت المال" کے نام سے قائم کیا اور بر سہاریں تک اس کی اردو اور مختلف ادبی اداروں سے وابستہ رہے۔ وہ علیہ جب حیدر آباد شریف لاتے تو عام طور پر ڈاکٹر شعروابد کا بہت اطلیٰ ذوق رکھتے تھے، نوجوان صاحب کے بغلے کے سامنے ہی، بخارہ ہنز پر جتاب ادباء و شریاء کی بہت افرادی اور ضرورت پڑنے پر مدد و معلمتوں کو معافی اعتبار سے فائدہ ہوئے تھا۔

"طور بیت المال" کے سالانہ ۱۹۸۵ء کے مالانہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ اردو کتابوں کی تشویشات صاحب اہتمام سے حضرت مولانا سے ملنے جاتے کا اتنا جذبہ اور شوق تھا کہ ایک دفعہ غلام محمد انجینئر کے اور تفصیلی ملاقات اور استفادہ کرتے رہتے تھے۔ فرزوں مولوی عبد المان ندوی مترجم کی ملاقات کے یہاں تک کہ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی سے لئے گئے جو کینیڈا میں مقیم ہیں ڈاکٹر صاحب نے ان اپنا اصلاحی تعلق بھی قائم کر لیا تھا۔

ڈاکٹر سید عبد المان صاحب کو جیسا کہ اپنے سے فرمایا کہ کینیڈا کے اسکول میں پھول کو اردو زبان

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

وسلم پاپندی سے عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور صحابہ کرامؐ کو اس کا حکم فرماتے تھے حضرت حضہؓ بیان فرماتی ہیں کہ چار عمل ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھی ترک نہیں فرماتے تھے (۱) عاشورہ کا روزہ (۲) ذی الحجه کے پہلے عشرہ (نودنوں) کے روزے (۳) ہر مہینہ کے تین روزے (۳) اور نجمر

سوال: عاشورہ یعنی دسویں محرم کے روزہ کی شرعی دلیل کیا ہے؟

جواب: عاشورہ کا روزہ رکھنا مسنون ہے اور اس روزہ کا بہت ثواب ہے، ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ روزہ پچھلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ (ترمذی ۱/۱۸۵) علامہ کاسانی نے صراحت کی ہے کہ عاشورہ کا روزہ مستحب ہے۔ (بدائع الفتن ۲/۲۱۸۰)

سوال: کیا دسویں محرم کا روزہ رکھنے کے لیے ایک حکم فرمایا، یہ پورا واقعہ مسلم شریف: باب صوم عاشوراء (۱/۳۵۹) میں موجود ہے، یہ واقعہ حضرت حسینؑ کی کسی معمولی خدشہ کی وجہ سے اس قدر اہم اور فضیلت روزہ مزید اس کے ساتھ رکھنا ہوگا یعنی نویں یا

لیا رہویں حرم کا روزہ دسویں لے ساکھر رہنا ہوا؟ شہادت سے بہت پچھے ہے، اس میں یہ ہوا رہا۔
جواب: ہاں! دسویں کے ساتھ نویں کا روزہ رکھنا
چاہئے، نویں کا روزہ نہ رکھ سکے تو گیارہویں کا رکھ
چاہئے، کیا حدیث میں کہیں یہ ہے کہ دسویں محض
سوال: کیا حدیث میں کہیں یہ ہے دن کی فضیلت حضرت حسینؑ کی شہادت کی وجہ سے
کوچھ نہیں ہے، بلاشبہ حضرت حسینؑ کی شہادت کا
میں وسعت اختصار کرنا چاہئے؟

لے، علامہ شاہی لے لھا ہے کہ صرف ایک دن کاروزہ واقعہ تاریخ اسلامی کا میرین و اعلیٰ درجہ میسے ہے۔ سپر رکنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں یہود کے ساتھ تھبہ امت مسلمہ کو جس قدر غم ہو کم ہے، اور اس دن شریعت کے حدود میں رہ کر حضرت حسینؑ کی شہادت پر غمزدہ ایک روایت نقل کی ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے الہ (رد المحتار ۲/۱۳۲)

سوال: دوس محرم کے دن کی فضیلت کیا شہادت ہوتا اور رہتا باعث اجر و ثواب ہے۔

سوال: بعض حضرات کا خیال ہے کہ دسویں محرم بھر فراہی کا معاملہ فرمائے گا۔ من وسع علی عبادہ یوم سیدنا حسینؑ کی وجہ سے ہے یا اور کوئی وجہ ہے؟

جواب: دسویں محرم کے دن کی فضیلت خود اس دن کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ اس سے شیعیت عاشورہ وسع اللہ علیہ لستہ کلہا۔ (رواہ حارث / ۱۳۷)

کی وجہ سے ہے، اس دون بہت سے اہم واقعات وجود کو تقویت ملتی ہے کیا یہ خیال درست ہے؟

میں آئے، مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ جواب: یوم عاشورہ یعنی دسویں محرم کے دن روزہ رکھنے وسعت کے مطابق اپنے اس دین پر احتیاط کرو۔

کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معاہدہ میں، مرخصاً مارے۔
کی اہمیت اور فضیلت اس قدر ہے کہ اس لوگی خدشی سے نہ کوئی حضرت
(قرآن مجید ۲۵۰۰)۔

میرے تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ وجہ سے ترک بھیں کیا جاتا، خود بی برم سی اللہ علیہ

میر جات - اردی ۲۰۱۹

کتاب تھی جو ڈاکٹر صاحب کے مطالعہ میں رہی۔
ڈاکٹر سید عبدالنان صاحب ۱۳ جولائی کو گھر
میں گر گئے جس کی وجہ سے کوئی لمحے کی ہدیٰ ثبوت
کی مل مصروف رہنے والے ڈاکٹر صاحب
کی۔ مل مصروف رہنے والے ڈاکٹر صاحب
معذور بن کر گھر میں پڑے رہنا نہیں چاہتے تھے اس
لئے آپ پیش کا فیصلہ ہوا جو بظاہر کامیاب رہا مگر رب
کریم کا فیصلہ آگیا تھا وہ اپنے مخلص بندہ اپنے پاس
بلانا چاہتا تھا ڈاکٹر صاحب اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر
۱۷ اگوست جمعہ راضی بر رضا سفر آخرت پر روانہ
ہو گئے، باغ عامہ کی شاہی مسجد میں ہزاروں
سو گواروں نے ۱۸ اگوست کو نماز جنازہ ادا کی
اور دعاۓ مغفرت کی۔
آسان اس کی لحد پر شبتم افشاںی کرے
سینے نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے
☆☆☆☆☆

کامل یہ دارالطالعہ کے لئے ہدیہ کیا۔ ڈاکٹر
صاحب اس کی ترقی کے لئے دریافت کرتے رہتے
تھے، حضرت مولانا علی میاں ندوی یا مولانا محمد راجح
ندوی مدظلہ کی جو بھی نئی کتاب شائع ہوتی تو غلام محمد
انجیلر سے منگو اکرم طالعہ فرماتے تھے۔
ڈاکٹر سید عبدالنان صاحب کے انتقال سے
ایک ماہ پہلے جب حضرت مولانا سید محمد راجح حنی
حیدر آباد تشریف لائے تو ۱۲ اگوست کو مرحوم کے بنگلہ پر
ملاقات کے لئے تشریف لے گئے تقریباً آدھا گھنٹہ
بہت خوش گوارا ماحول میں بات چیت ہوتی رہی ڈاکٹر
صاحب نے پروفیسر محسن عثمانی صاحب کی
کتاب ”دے مجھ کو زبان اور“ چھپوائی تھی وہ حضرت
مولانا سید محمد راجح حنی ندوی کو ہدیۃ دی اور مولانا راجح
حنی ندوی نے اپنی تازہ تصنیف ”رہبرانسانیت“ میں آیا تو ڈاکٹر صاحب بھی اس میں اہتمام سے
ڈاکٹر صاحب کو ہدیۃ دی۔ شاید سیرت پر یہ آخری
شریک ہوئے اور اپنے پاس سے ”تدبر قرآن“ پریم کورٹ کے سینئر ایڈوکیٹ واسد یو پلے کو مہمان
خصوصی کی حیثیت سے بلا یاء نا گپور سے مولانا عبد
اکرم پارکیجا اور پونہ سے پروفیسر انیس چشتی اس میں
شریک ہوئے۔ مولانا محمد رضوان القاسمی اور ڈاکٹر
راشد نیم ندوی اس کے کنویزس تھے۔ غیر مسلم شرکاء
کے علاوہ خواتین کا بھی الگ انتظام تھا۔
ڈاکٹر سید عبدالنان صاحب اور حضرت مولانا
سید محمد راجح حنی ندوی صدر آل ائمہ ایام مسلم پرنس
لابور ڈوہا تکم ندوۃ العلماء میں بہت گہرے تعلقات و
روابط تھے۔ جامع مسجد معظم پورہ ملے پلی کے قریب
میں جب حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی
سیمور میں نشر اور مکتبہ حنی کا افتتاح فروری
۲۰۰۴ء میں مولانا سید محمد راجح ندوی کے ہاتھوں عمل
میں آیا تو ڈاکٹر صاحب بھی اس میں اہتمام سے

مولانا قاضی سراج الرحمن ندوی اپنے رب سے جاملے

جید عالم دین و مبلغ مولا نا قاضی سراج الرحمن ندوی کی وفات کی خبر ندوۃ العلماء اور سارے علمی حلقوں میں بڑے افسوس و ملال کے ساتھ سنی گئی۔ کینیا میں مختصر علاالت کے بعد انتقال کر سکے، وہ تقریباً اے برس کے تھے۔ مدحیہ پر دلیش کے ضلع انور در کے رہنے والے تھے اور ندوۃ العلماء کے سابق نائب ناظم مولا نا قاضی محین اللہ ندوی کے قریبی

صدر آل اخیا سلم پر شل لا بورڈ اور تعلیم ندوہ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حنفی مددوی نے اپے تعریقی پیغام میں کہا کہ مولانا سراج الرحمن کیفیا میں کئی دہائیوں سے دین و تعلیم اور دعوت و تبلیغ کا کام کر رہے تھے، اور ان کے ذریعہ بہت سے پڑھے لکھے لوگوں اور منہاجی اسکالروں کو بھی ہدایت ملی، انہوں نے پہلے ندوہ العلماء میں تعلیم حاصل کی اور پڑی محنت اور توجہ سے یڑھا، مولانا مدح خلد نے کہا کہ مولانا تاریخ میں فضیلت کمل کرنے کے بعد سعودی عرب چلے گئے جہاں اسی زمانہ میں مدینہ منورہ میں جامعہ اسلامیہ

کا قیام عمل میں آیا تھا اور اس وقت یونیورسٹی کے واکس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز تھے، اچھے نمبرات سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد انہوں نے کینیا کو میدان عمل بنا لیا اور ایک معیاری قطعی ادارہ قائم کر کے اس کو ترقی دی اور تربیت کا کام بھی جاری رکھا۔ مولانا نے کہا کہ مرحوم کی کئی کتابیں بھی ہیں جن میں "المصطفیٰ علیہ السلام" اور "الخلفاء الراشدون" بڑی مقبول ہوئیں۔ اخلفاء الراشدون دارالعلوم مندوۃ الحساب کے نصاب میں بھی داخل ہے، یہ کتاب مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ سے چھپی ہے۔

حضرت محدث العلما مولانا سید محمد واسح رشید حسینی مدوفی نے ان کے لعلی کاموں کو سراہا اور محدث العلما سے ان کے اچھے ربط اور ان کے ذاتی صفات و خصوصیات کی تعریف کی۔

قربت داروں کے حقوق

خالد فضل ندوی

"امر الہی" بتایا گیا ہے چنانچہ سورہ یقرہ، سورہ بنی

اسرائیل اور سورہ قل میں ان سب امور کا "ذکر

جمل" بڑے اچھے انداز میں موجود ہے لیکن اس

آیت کریمہ (روم/۳۸) میں قربت داروں کے

ادائے حقوق کو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی، آخرت کی

کامیابی اور سعادت و فلاح دارین کا ضامن بتایا گیا

ہے، اور احادیث مبارکہ میں ان کے ساتھ حسن

سلوک کو رزق میں وسعت و کشادگی اور عمر میں

اسی طرح قربت دار کے ادائے حقوق

اضافہ و برکت کا موجب، اور آخرت میں دو ہرے

اجرو و ثواب کی ایسا عظیم اور صلی رحی سے تو جنی و بے

طلب کریں، اور دو ہرمند قربت دار کو چاہئے کہ وہ

جابت مند قربت داروں پر احسان رکھ کر نہیں بلکہ

اللہ تعالیٰ کا حکم جان کر، اپنا فرض و ذمہ داری سمجھ کر

و عیدیں ہیں، چنانچہ قرآن پاک نے سورہ بقرہ کی

آیت/۳۷-۳۶ میں قطع رحی کرنے والے کو فاسق

قرار دیا ہے، خلافات و گمراہی کا ستحن تھہرا یا ہے،

و غیر مالی اعانت کریں، اور یوں حق قربت کی

چنانچہ حضرات مفسرین نے اس آیت کو یہ

(روم/۳۸) میں موجود "حق" کی وضاحت میں

نمکوہ بالا حقوق کو بیان فرمایا ہے تیز حضرت حسن نے

فرمایا ہے کہ ذوی القرآن کا حق اس شخص کے لئے جس

کو مالی و سمعت حاصل ہو، یہ ہے کہ مال سے ان کی

امداد کرے، اور جس کو یہ وسعت حاصل نہ ہو، اس

کے لئے جسمانی خدمت اور زبانی ہمدردی

کیم بارہ مختلف آئیوں میں ادائے حق قربت کی تائید

سے ہوتی ہے کہ ایک شخص (معاویہ بن حیدہ قیصری

اویاد)، میاں یہوی اور درجہ بدرجہ مگر اعزام قربت

داروں میں شامل ہیں "ذو القرآن" کی بڑی اچھی

دعا حضرت ابو ہریرہؓ سے مردی ایک حدیث

برے موثر انداز میں آئی ہے، اسی طرح احادیث

مبارکہ میں بہت تفصیل کے ساتھ حقوق قربت کا

یہاں موجود ہے، چنانچہ حدیث کی بڑی کتابوں میں

فرمایا ہے کہ "حق کا لاظہ مالی، غیر مالی ہر قسم کے حقوق پر

شامل ہے" (تفسیر ماجدی/۱۳/۳)

کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے، اس کے بعد جو

قرآن کریم میں اہل قربت کے ساتھ حسن

سلوک، حسن معاشرت اور حسن معاملہ کو کہیں

و رشت دار ہوں" (بخاری و مسلم) چنانچہ جہوڑ مفسرین

"بر و احسان" سے اور کہیں "خوب بھائی" سے تعمیر کیا

گیا ہے اور کہیں اس کو عدل و احسان کے بعد

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

والوں کو (کسی قسم کی مالی) امداد نہیں دیں گے"۔

اغفلت کو اپنے سے کوئی دور رکھا، سبھی وہ ہے کہ

اہل قربت کی جائے، رحم و کرم کی درخواست کی

جائے، اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا

تمہارے قربت دار کی راہ میں وطن چھوڑنے

سے کام لیا ہے، اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی

علمی خبریں

محمد جاوید اختر ندوی

عکس بندی ۲۰۱۷ء میں شروع ہوگی، کمپنی نے یہ طے کر دیا ہے کہ فلم میں اداکاری کرنے والے انگریزی لمحے والے مسلمان ہوں گے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں فلم میں خبر اسلام کے کردار کی عکس بندی نہیں ہوگی۔

"اپنے مسلمان پڑوی سے ملنے" نامی یونیک گرباچہ صداسالوں میں یہ بجان بہت بڑھ گیا ہے لیے استعمال کرتی ہیں، اسلام کے خلاف استعمال تھت اس پروگرام کو ذیر رائٹ کی آئندہ مساجد نے ہونے والی کمپنی ویب سائنس کے نام یہ ہے: شروع کر دیا ہے اس کے ذریعہ صرف وہ آس پاس صدیفی فوج میں مینے یکل شعبد کے سرہاہ کے غیر مسلموں کو مسجد میں آنے اور ان کے ذہنوں نے کہا کہ ہمیں فوجیوں کی خودکشی کے عمل پر بہت اس ویب سائنس کا مقصد اسلام کے خلاف میں پائے جانے والے اسلام کے تعلق سے خیالات افسوس ہے، اور تمام امراء کا علاج جاریے پا س کا انطباق اور سوالات کرنے کا موقع دے رہے ہیں موجود ہے گراس ہر شکار ہم کوئی علاج نہیں جیش بلکہ اسی حالت سے اپنی اسلامی عقیدہ اور اسلامی کر سکتے، شعبد صحت و علاج کے ذمہ دار جاوی لوئیں اس ویب سائنس کا مقصد قرآن کے تعلق یہ تہذیب و ثقافت پر بھی لفتگو سنے کا موقع عمل رہا ہے۔

(۱) www.answering-islam.org
باہت عام کرنا ہے کہ وہ کسی عام تاریخی کتاب ہی کی واضح رہے کہ امریکی ریاست شی گن کی جملہ ۱۲ ملین کی آبادی میں مسلمانوں کی تعداد ۶۰ لاکھ تھا ایک کتاب ہے۔

(۲) www.thequran.com
پاس کوئی علاج نہیں ہے سو اس کے کافوجیوں کی مدد یا کے ذریعہ ہم افراد کی جائے، اور ان کو جاتی ہے، جبکہ امریکہ کی جملہ ۳ ملین آبادی میں فوجی خدمات کے لیے ابھارا جائے اور خودکشی سے روکا جائے۔

(۳) www.allahassurance.com
اس ویب سائنس پر قرآن کی من مانی تفسیر پیش کی گئی ہے اور قرآن کی مسلمہ تفسیروں کو خلافات سے تعمیر کیا گیا ہے، اسلام سے واقفیت حاصل کرنے والوں اضافہ

عربی اخبار "معاريف" نے لکھا ہے کہ عربوں کو ہر کوئی دینے والی ویب سائنس میں سے یہ چند نام صدیفی افواج میں خودکشی کا

یہ، اختریت سے استفادہ کرنے والوں کو بہت چھان بنی اور ہوشیاری سے اس قسم کی ویب سائنس کا جائزہ لیتا رہا ہے، اور بڑی تعداد میں فوجی خودکشی کر رہے ہیں، اور اکثر علیل فوجی خدمات کے دوران کرتے ہیں۔

امریکی مساجد میں Open House پروگرام
چاہئے، ورنہ ان کے دام فریب سے پچھا مسئلہ ہے۔

عربی روزنامہ "المدینہ" میں شائع ایک رپورٹ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ صدیفی لابی

نے اسلام کے خلاف تقریباً ۴۰ ہزار سے بھی زیادہ ویب سائنس اختریت پر ڈال رکھی ہیں، جن میں پیش کر انہیں اسلام تک نہ ہو چکے کامضیہ بھی اس نے بنا کر ہے۔

اسکے بعد صدیفی افواج میں خودکشی کا منصوبہ بھی اس نے

اسلامی نام سے ہی ہے، اور اسلام سے واقفیت نہ رکھنے والا شخص خالص اسلامی ویب سائنس بکھر کر ہی

کو شہیں کی حصہ، مگر وہ سب ناکام ہو گئیں اور اب یہ مقصود خبر اسلام کے بارے میں مغرب میں پائے

جانے والے مختلف خیالات کو تبدیل کرنے کی کوشش اپریل میں رکھا جائے گا تاکہ یہ عظیم الشان خاتمة خدا

اور اسلام کی خدمت کیسا تھا رسول اسلام کی انسانیت

تو اسی کی تیاری کی جائے گا۔

اس فلم کی تیاری کے لیے امریکہ اور برطانیہ کی بڑی فلم کمپنیوں سے رابطہ شروع کر دیا گیا ہے، فلم کی تقدیر کی جائی ہے کہ مغربی میڈیا اور ذرائع ابلاغ پر صدیفی طاقتہ کا مکمل غالب ہے، اس لیے یہ طاقتیں دسویں اسلام پر عالمی فلم کا منصوبہ تیاری کی جائی ہے کہ مغربی میڈیا اور ذرائع ابلاغ پر صدیفی طاقتہ کا مکمل غالب ہے، اس لیے یہ طاقتیں

سرورِ کوئین

ایے خادر جاہز کے رخشدہ آنکاب صحیح اzel ہے تیری تجلی سے فیضاب
شایاں ہے تجھ کو سرورِ کوئین کا اقب
تازاں ہے تجھ کو رحمت دارین کا خطاب
برسا ہے شرق و غرب پر ہر کرم ترا
آدم کی نسل پر تے احسان ہیں بے حساب
مولانا ظفر علی خاں

ایا، روپورٹ میں کہا گیا کہ ایک اسرائیلی فوجی نے ایسا ہے کہ آخری خودکشی کا واقعہ ایک فوجی کمپ میں چیز نے اپنے ہاؤس نامی پروگرام کے تحت اپنے فلسطین کے قریب فوجی اڈہ میں خودکشی کر لی۔ دروازے دیگر ادیان کے مانتے والوں کے لیے کھول دیئے ہیں، اس پروگرام کے ذریعہ مساجد سے وابستہ ذمہ دار حضرات مقامی غیر مسلموں اور مسلمانوں کے درمیان حائل غیر محسوس طیح کو پائیں اور اکثر امریکیوں کے ذہنوں میں اسلام اور مسلمانوں کے حوالہ سے پائے جانے والے غلط تصورات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

MOHD. YASIN MOHD. YAMIN PERFUMERS

EXPORTERS & IMPORTERS

Tayyab Shamama	تیب شاما
Shamama Abid Special	شاما عابد سپشل
Amber Abid	امبر عابد
Muslik Amber	مسک امبلر
Attar Hena	عطر حنا
Attar Gulab	عطر گلاب
Attar Keora	عطر کورا
Attar Motia	عطر موٹیا
Attar Zafraan	عطر زعفران
Rooh Khus	روح خس
Jannatul Firdaus	جنت الفردوس
Majmua	مجموہ



Kannauj-209725 (U.P.)

Tel: 05694-234445, 234725, Fax: 234388
Mobile: 09839208298 (Mohd. Furqan)
E-mail: mymykannau@yahoo.co.in

Maqbool Mian
Jewellers

مقبول میاں جو ٹلرز

Jutey wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9956069081-9919069014

Mohd. Irfan Mob. 9305672501

ARHAM
MEN'S WEAR
Specialist
Sherwani, Jodhpuri Designing Suits
KOREY WALI GALLI NEAR USMANIA MASJID
PATANALA, LUCKNOW

Mob: 9415090544 Shop: 2627446 Res: 2254796

پروپرائزر: ولی اللہ



WALIULLAH JEWELLERS

All Kinds of Gold, Silver
& Diamond Jewellery

Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow



ALAUDDIN TEA
44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Tele: Add Cupkettle

CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned

MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact: Mr. M. Alaq: 99190235087
Mr. M. Imran: 9445767258
Mr. Zeeshan: 9236720166

Phone: 022 26159840
022 26274442

رینے صیہ عربانہ ملبوبات کا قابلِ استعمال مرکز
اعلیٰ کوئی، جدید ترین فشن کے ساتھ
Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Puliowers,
Jackets, Kurta-Suits, Night Suits, Gown & T'es.

شادی بیاہ، تیہ بار اور تقریبات کے لئے شائد اور خیر، تشریف لاکیں قابل بخود سے برائے

menmark
Men's Clothing

MFG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

نہیں حاصل کر لیتا، دوسروں کے تعاون اور بدرو

وہ بدردی سے سامان فراہم ہوتا ہے، اگر ان

انسان کے ساتھ خیر خواہی نہ کرے تو کوئی چیز بھی صحیح

طور پر وجود نہیں آتی، خود غرضی کو دور کرنے کی

بہت زیادہ ضرورت ہے، یا اسی بماری ہے جس سے

پورا سماج متاثر ہوتا ہے، ایک شخص برا خوشحال ہے

وسرے بغلوں میں فاقہ کر رہا ہے، فاقہ کرنے والے کی

خوشحال کو کوئی فکر نہیں، مذہب ایک دوسرے کے

ساتھ اچھا برتاؤ کرنا سکھاتا ہے، یہی یہام انسانیت

ہے، کوشش ہر ایک کو کرنی چاہئے، اصل مقصد جسے

نہیں ہے کام اور منش ہے، ہم کو آپس میں ایک

دوسرے کے نقصان کو اپنا نقصان سمجھنا چاہئے،

اور ایک دوسرے کے فائدہ کو اپنا فائدہ۔

یہ جلسہ شہید پارک میں منعقد ہوا، پھر صبغۃ اللہ

النصاری صاحب اپنے گھر لے گئے جہاں پر مولانا

مدظلہ اور دوسرے حضرات نے مدرسہ دینیہ، غازی

پور کے یہام انسانیت کے پروگرام میں شرکت فرمائی

اور تقریر کی، مولانا مدظلہ نے معاشرہ و سماج کی

خراہیوں اور بگاڑ کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ان

خرابیوں کے حلینے سے انسان بگڑ رہا ہے، تعلیم

و تربیت کا نظام بری طرح متاثر ہو کر رہ گیا ہے،

اور نسل برداری کے دہانے پر کھڑی ہے، رشتہ،

سود، بے حیائی سے معاشرہ کو پاک کرنے کی کوشش

کی طرف توجہ دلائی، اور بڑی دلوز تقریر فرمائی، دوائی

اجلاس مولانا عزیز الرحمن صدیقی تھے جو تعلیمی تربیتی

اور تحریکی تحریر رکھتے ہیں اور مولانا مدظلہ کے مجاز بھی

ہیں، انہوں نے یہام انسانیت کے عنوان پر ایک

بڑے اجلاس کے انعقاد کا بھی یقین دلایا۔

(باقی صفحہ: ۲۹۰ پر)

روداد سفر

غازی پور کا ایک سفر

محبود حسن حسینی ندوی

حضرت مولانا سید محمد راجح حسنی ندوی کا سفر دار المصنفین اعظم گٹھے میں
سلطان پور اور جون پور ہوتے ہوئے غازی پور کا مولانا مدظلہ دار المصنفین بھی تعریف لے گئے اور موجود حضرات سے ملاقات و باتیں ہوئیں۔

شاد علم اللہ (اوار ۳۴۰ھ) اور ۳۵۰ھ زیارت الحجہ میں ۲۷ مئی کو تشریف یوسف پور (غازی پور) میں

غازی پور ایک تاریخی سرزمین ہے اور ہر دو ماہ یہاں سے ملت اسلامیہ کو تقویت ہے، دشنبہ ۵ مرزا الحجہ کو تھہرے قبل حضرت مولانا

خطاب فرمایا، اور عصر پڑھ کر سلطان پور کے لیے شہید کوئی ام معاون ای سرزمین سے نہ اور روانہ ہوئے، رات وہاں گزار کر جون پور پر چھوٹے، اور جامد حسینی میں کچھ وقت گزارا۔

جامعہ حسینیہ جون پور میں یہ مسجد جنگ آزادی کا مسئلہ شباب پر تھا تو ڈاکٹر مختار انصاری نے اپنے مطب اور اپنے پیشکش کے ارگوں قائم ہے، مکتب، حظا اور عربی درجات کی ترتیب قائم ہے، دورہ حدیث تک تعلیم ہے، قدیم صلاحیتوں کا خاندان رہا ہے۔

شانی مسجد جہاں یہ مدرسہ ہے خستہ حال ہو چکی تھی، جناب صبغۃ اللہ انصاری کی دعوت پر پیام لیکن اب اس کی شوکت پھر بحال ہو گئی ہے، آبادی نہ ہونے کی وجہ سے دیران تھی لیکن مدرسے نے بڑی مولانا عزیز الرحمن صدیقی غازی پور کی تکریم تقریر رونق بخش دی ہے۔ اس تاریخی شانی مسجد کی تعمیر ہوئی اور سوای کلشی اچاریہ کی حقائق پر تمنی تقریر ہوئی، مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی، مولانا سید محمد خالد غازی پور نے پتوں سے ۲۰۸۰ھ میں بڑے بزرگ سید شاہ علی داؤد کے لیے کوئی تھی، علاقہ لال دروازہ کا حسینی ندوی نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ

علائقہ کیجا تا ہے، جو تپور کی حیثیت شیراز ہند کی رویہ ہے، سلطنت شرقیہ بیہاں ۶۹۷ھ میں قائم ہوئی تھی، مہمان اور نہایت رحم والا ہے، ہمیں انسان کی اور یہ اس وقت غلامہ و مشارخ کا مرکز بن گیا تھا۔

تمہیر جات، اوار، سیر و میر